ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور پاکستان

بیاد گار
مولانا مفتی محمود

2/4
43

مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

خصوصی مضامین

صدر انور السادات کا قتل

پالیسیاں اور قتل کے محرکات

شمارہ
۴۳

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ

یکم محرم تا ۷ محرم ۱۴۰۲ھ
۳۰ اکتوبر تا ۵ نومبر ۱۹۸۱ء

نمبر

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چل کر زمیں سے وہ سرِ عرش بریں گئے
ملنے خدا سے رحمۃ اللعالمیں گئے

جنّت کے در کھُلے تھے جہنّم کے بند تھے
جس وقت کہ حضورؐ خدا کے قریں تھے

کتنا بلند میرے نبیؐ کا مقام ہے
تاروں کی چھاؤں میں سرِ عرش بریں گئے

جلتے تھے جبرائیلؑ کے پر جس جگہ وہاں
محبوبِ کبریا شہِ دنیا و دیں گئے

راشدؔ نبیؐ کی رفعتیں میں کیا بیاں کروں
چل کر وہ ایک پل میں کہیں سے کہیں گئے

راشدؔ بزمی

حامد میرٹھی

غزل

چشمِ خونبار اگر ہو تو غزل ہوتی ہے
سوزشِ دردِ جگر ہو تو غزل ہوتی ہے

کرنیں بکھری نہ ہوں سورج کی جو میدانوں میں
اس میں انساں کا سفر ہو تو غزل ہوتی ہے

اس میں کیا شک ہے کہ ساون ہے بہاروں کا امیں
پھر بھی سیلاب میں گھر ہو تو غزل ہوتی ہے

لوگ کہتے ہیں کہ ہو شاہد و بادہ بھی ضرور
اپنی عسرت میں بسر ہو تو غزل ہوتی ہے

کروٹیں لے کے بسر ہو شبِ ہجراں اے دوست
تارے گن گن کے سحر ہو تو غزل ہوتی ہے

برق کی زد سے نشیمن کو بنانے والے
آشیاں نذرِ شرر ہو تو غزل ہوتی ہے

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور پاکستان
جلد ۲۴ شمارہ ۴۳
جمعۃ المبارک یکم محرم تا ۷ محرم ۱۴۰۲ھ

سرپرست
حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ

نگرانِ اعلیٰ
حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مدیر
ابوعمار زاہد الراشدی

مدیرِ معاون
زاہد بلند شہری

چیف رپورٹر
راؤ منور احمد خاں

بدل اشتراک
سالانہ :: ۶۵ روپے
ششماہی : ۳۳ روپے
سہ ماہی : ۱۷ روپے

رابطہ کے لیے
ہفت روزہ "ترجمان اسلام" رنگ محل لاہور
یکے از مطبوعات نظام العلماء پاکستان

[illegible] پبلشر مولانا عبیداللہ انور [illegible] لاہور

عرب دنیا
خانہ جنگی کی راہ پر

مصر کے صدر انور السادات مرحوم کے قتل کے بعد مشرق وسطیٰ کی صورت حال میں جو تبدیلیاں رُونما ہوئی ہیں، انہوں نے عرب دنیا کو اس خانہ جنگی کی راہ پر لاکھڑا کیا ہے جس کا نتیجہ خانماں بربادی کے ساتھ ساتھ بڑی طاقتوں کی دراندازی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

تیل کی دولت سے مالا مال مشرق وسطیٰ میں عمل دخل اور اثر و رسوخ کی اس جنگ میں امریکہ اور روس دونوں ایک مدت سے سرگرم ہیں اور یہ دونوں بڑی طاقتیں اس خطہ کے ممالک کو اپنے مفادات کے جال میں اُلجھا کر صورت حال کو اس رُخ پر لانے کی کوشش میں معروف ہیں کہ مشرق وسطیٰ کا تیل، دولت اور وسائل اس خطہ کے استحکام و ترقی اور اتحاد و یکجہتی اور عالم اسلام کے مفاد میں استعمال ہونے کی بجائے یا تو بڑی طاقتوں کی جھولیوں میں پکے ہوئے پھل کی طرح گر جائیں یا کم از کم آپس میں لڑ بھڑ کر اس قابل نہ رہیں کہ وہ عالمی طاقتوں کے مفادات کی جنگ میں ان کی خواہش کے خلاف کوئی کردار ادا کر سکیں۔

پوری دنیائے اسلام کی طرح عربوں کو بھی امریکہ اور روس دونوں نے دھوکہ دیا ہے۔ صیہونی جارحیت کے خاتمہ اور فلسطینیوں کے حقوق کی بحالی کی جنگ میں طویل عرصہ تک روس پر انحصار کرنے کے بعد بالآخر مصر کو یہ کہہ کر روس کے دائرہ اثر سے نکلنا پڑا کہ روس عربوں کی پشت پر ان کی مدد کے لئے نہیں بلکہ خنجر گھونپنے کے لئے کھڑا ہے۔

دوسری طرف امریکہ پر انحصار کرنے والے ممالک بھی "جائے رفتن نہ پائے ماندن" کی کیفیت سے دوچار ہیں۔ اسرائیل کو جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح کرنے والا امریکہ سعودی عرب جیسے حلیف کو اواکس طیارے دینے کے لئے تیار نہیں ہے اور صدر ریگن کو

سے امریکی مفادات کو سخت نقصان پہنچنے کے واویلا کے باوجود امریکی کانگریس نے سعودی عرب کو اواکس طیارے دینے سے انکار کر دیا ہے۔

اس پس منظر میں مصر، سوڈان اور لیبیا کے درمیان پیدا ہونے والی کشیدگی اور مراکش میں خانہ جنگی کی صورت حال پر نظر ڈالیں جوان سطور کی اشاعت تک نہ جانے کیا صورت اختیار کر چکی ہو اور پھر یہ سوچیں کہ یہ سب کچھ آخر کس لئے ؟

اس لڑائی کا مقصد کیا ہے ؟ یہ کس کے خلاف اور کس کے حق میں ہے ؟ کیا پوری دُنیائے اسلام اور عرب دنیا میں کوئی "رجل رشید" ایسا نہیں جو مصر، سوڈان، لیبیا اور مراکش کے راہنماؤں کے ذہن میں یہ بات ڈال سکے کہ امریکہ اور روس جیسے "مہربانوں" کے لئے اپنے ہی گھر کو پھونک دینا کوئی عقلمندی کی بات نہیں۔

اسلامی کانفرنس، رابطہ عالم اسلامی، موتمر عالم اسلامی، عرب لیگ اور مصری حکومتوں کو اس موقع پر خاموش تماشائی بننے کی بجائے مؤثر اور متحرک کردار کی راہ اختیار کرنی چاہیئے، اور ہمیں یقین ہے کہ مسلم حکومتیں اور عالمی ادارے اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے عرب دُنیا کو ایک نئی اور تباہ کن خانہ جنگی سے بچانے کے لئے مؤثر کردار ادا کریں گے۔ (۱۵ اکتوبر)

مفتی محمودؒ نمبر کا دوسرا ایڈیشن

مفتی محمودؒ نمبر کا دوسرا ایڈیشن جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے، اگلے ماہ کے آخری ہفتے میں انشاء اللہ منظرِ عام پر آ رہا ہے۔

ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے آگاہ کریں۔

رقم پیشگی روانہ کریں۔

وی پی ارسال نہیں کی جائے گی۔

کمیشن حسب سابق ہے۔

جن حضرات کو پہلا ایڈیشن نہیں ملا اور ان کی رقم ادارے کے ذمہ ہے، انہیں چاہیئے کہ دفتر کی طرف سے ارسال کردہ رسید کی فوٹو سٹیٹ کاپی روانہ کریں۔

آرڈر پندرہ نومبر تک آ جانے چاہئیں۔

(ادارہ)

حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے فروری ۱۹۷۹ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

اسلامی نظام

اسلامی قوانین کے نفاذ کا یہ بہترین موقع ہے۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو انشاء اللہ عوام کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ آج دُنیا کی نگاہیں پاکستان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ یورپ میں بھی اسلامی تحریک پر دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

~ . ~ . ~

شہداء سے انصاف

بعض لوگ اپنی خفت مٹانے کے لئے شہداء کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں اور اس ناانصافی پر پردہ ڈالنے کے لئے جذباتی نعرہ بازی سے کام لے رہے ہیں۔ جو لوگ اتحاد سے الگ ہوئے انہوں نے شہداء سے انصاف نہیں کیا۔

~ . ~ . ~

ایمان فروش

فتویٰ فروش اتنے بُرے نہیں جتنے ایمان فروش۔

~ . ~ . ~

گالی اور دعا

مخالف ہمیں ہر روز گالی دیتے ہیں ہم اس کے جواب میں دعا دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔

مرسلہ: قاری عبدالرحیم
موضع شیخ جادیہ ستھر

ہفتہ رفتہ و گذشتہ — زاہد بلند شہری

انور السادات کا قتل

پالیسیاں اور محرکات

منگل کے روز قاہرہ کے گرد و نواح میں ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ کی تیسری سالگرہ کے موقع پر ہونے والی پریڈ کے دوران ٹینک شکن یونٹ کے چار فوجیوں نے ڈائس پر شدید فائرنگ کر کے صدر سادات ان کے مشیر۔ نجی سیکرٹری اور تین حفاظتی عملے کے ارکان کو ہلاک کر دیا۔ بعد کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ حملہ مصر کی ایک تنظیم "محاذ ندامت" نے کیا جس کی قیادت سابق جنرل شاذلی کر رہے ہیں جو آج کل لیبیا میں جلاوطنی کے دن گزار رہے ہیں۔

صدر انور السادات ۱۵ اکتوبر ۷۰ء کو صدر جمال عبدالناصر کے انتقال کے بعد صدر منتخب ہوئے۔ اس دور میں مصر کے تعلقات سوائے روس کے کسی اور سے نہیں تھے۔ تنہا روس ہی مصر کا حامی تھا۔ صدر سادات نے فوجی تعلیم و تربیت رائل ملٹری اکیڈیمی سے حاصل کی۔ آزادی مصر کی جنگ میں صدر ناصر کے ساتھ ساتھ رہے۔ ۱۹۴۲ء میں جیل گئے۔ شاہ فاروق اور غیر ملکی ایجنٹوں کے خلاف ان کی جدوجہد مصری تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھی جائے گی۔ انہوں نے اقتدار میں آنے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سابقہ تجربوں کی بنا پر روس سے مصر کے تعلقات میں تبدیلی کی۔ اس دوران کمیونسٹ ایجنٹوں نے صدر سادات کے خلاف اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دیں۔ پھر انہوں نے کمیونزم کی نشانی "ذاتی املاک پر عائد پابندی کا قانون" کو ختم کر دیا۔ اس اعلان سے ان کی حکومت کمزور دکھائی دینے لگی۔ زیر زمین سرگرمیاں تیز ہو گئیں، مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور روس سے تعلقات کے سلسلے میں حتمی فیصلے کا اعلان کر دیا۔ بیس ہزار روسی ماہرین کو فوری طور پر مصر چھوڑنے کا حکم دے دیا۔ یوں سوویت یونین اور مشرق اوسط کے بیچ نئی خلیج حائل ہو گئی۔ کیونکہ مصر شروع سے ہی مشرق اوسط کی بڑی طاقت رہا ہے۔ اس نئے دور کے آغاز سے اخوان المسلمین کے حق میں حالات سازگار ہو گئے۔ صدر سادات نے روس سے مکمل طور پر قطع تعلق کے بعد امریکہ سے تعلقات کی داغ بیل ڈالی اور یوں مشرق اوسط کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ ہوا۔ موصوف صدر کے اس اقدام سے ان کے روس نواز عرب حلیف ان سے کھنچنے لگے اور بات باقاعدہ سرد جنگ تک پہنچ گئی۔ لیبیا۔ شام۔ تنظیم آزادی فلسطین نے مصر کے خلاف عالمی اور عرب کاز کی سطح پر بھرپور مخالفت شروع کر دی۔

مشرق اوسط میں ہونے والی سابقہ عرب اسرائیل جنگوں کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے صدر سادات نے ایک خطرناک قدم اٹھایا جو بالآخر ان کی موت کا پیش خیمہ ثابت ہوا، اور یہ قدم کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کی صورت میں عرب اسرائیل تعلقات کی استواری تھی۔

سابقہ جنگوں میں عربوں نے روس کی حمایت کے باوجود اسرائیل سے شکست کھائی اور ۷۳ء کی مصر اسرائیل جنگ کے علاوہ تمام جنگوں میں کچھ پانا تو درکنار اپنا کھویا۔ ۷۳ء کی جنگ میں مصر نے صحرائے سینا کے کافی علاقے کو اسرائیل کے قبضے سے واگزار کرایا۔ اسرائیل کے قیام کے بعد سے عربوں کی یہ پہلی کامیابی تھی جو مصر کو نصیب ہوئی۔ ان یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ کامیابی مصر۔امریکہ تعلقات کی وجہ سے ہوئی بلکہ اس میں مصری حکومت اور فوجوں کی رازداری کو زیادہ دخل ہے — ۱۹۶۷ء کی جنگ میں مصر اور عربوں نے جو کچھ کھویا تھا وہ ایک ہفتے میں واپس نہیں آ سکتا تھا بلکہ آئندہ سالوں میں یہ بات عیاں تھی کہ امریکہ اسرائیل کو پہلے سے زیادہ جدید اسلحہ سے لیس کرے گا۔ اس سال ۸۱ء میں ایف۔۱۶ جنگی طیارے اسرائیل کو فراہم کیے ہیں جبکہ یہ طیارے خود امریکی فضائیہ کے بیڑے میں شامل نہیں تھے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ اسرائیل کسی صورت کمزور نہ ہو۔ یہ امریکہ کی پشت پناہی ہی ہے کہ اسرائیل کو کوئی عرب ملک مل کر بھی شکست نہیں دے سکے۔ اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ وہ عرب ملک جو براہ راست اپنا ناطہ روس سے جوڑتے ہیں ابھی اب تک شکست در شکست کھاتے آئے ہیں۔ روسی دوستی نے عربوں کو کچھ نہیں دیا بلکہ مغربی سرمایہ داری استعمار کی طرح اپنے حلیف عربوں کو دست نگر رکھا، وعدوں پہ ٹرخایا۔ اس موقع پر لیبیا یا تنظیم آزادی فلسطین کہہ سکتے ہیں کہ وہ اب روس کی امانت کی بدولت اتنے طاقتور ہیں کہ وہ اسرائیل کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ حالانکہ ہمارا خیال ہے روسی اسلحہ صرف اپنوں کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے دشمن

کے خلاف نہیں۔ آج تک فلسطینی لبنان میں اسرائیلی جارحیت کو نہیں روک سکے۔ اس کی بڑی وجہ صرف یہی ہے کہ ان کے پاس وہ جدید اسلحہ نہیں ہے جو امریکہ نے اسرائیل کو مہیا کیا ہے اگر روس دوستی میں مخلص ہے اور چاہتا ہے کہ بیت المقدس اور فلسطین کے باشندے آزاد فضا میں سانس لیں اور سرمایہ داری اور بورژوا طاقت نیست و نابود ہو تو اسے اپنے حلیف عرب ملکوں کو جدید ترین اسلحہ دینا چاہیے، لیکن وہ یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ مخلص نہیں۔ اس کا اخلاص کیوبا اور ہندوستان کے لئے ہے۔ وہ اپنے حلیف مسلم ممالک کو محض اس اسلحے کی ترسیل تک مطمئن رکھنا چاہتا ہے جس سے وہ محض دفاعی صورت حال اختیار کر سکیں۔ جنوبی یمن، لیبیا، شام اور تنظیم آزادی فلسطین کی مثالیں سامنے ہیں۔ مندرجہ بالا تحریر کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں مصر کے صدر انور السادات نے مجبور ہو کر اسرائیل سے معاہدہ امن کیا۔ اس سے صدر سادات کے نزدیک مصر کو نہ صرف مسلسل خونریزی سے نجات مل گئی ہے بلکہ صحرائے سینا کا وہ علاقہ بھی خالی ہو گیا ہے جو شاید جنگ سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن اس سے عربوں کے اصل مقاصد کو دھچکا لگا۔ سادات نے اسرائیل سے امن معاہدہ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے باقاعدہ تسلیم کرتے ہوئے سفارتی سطح پر سفیروں کا تبادلہ بھی کر لیا۔ اس طرح بالواسطہ سادات نے تسلیم کیا کہ یروشلم اور مسجد اقصٰی پر اسرائیل کا قبضہ درست ہے اور یہ علاقے اسرائیل کی ملکیت ہیں جبکہ مسلم قوم کا نظریہ یہ ہے کہ یہودیوں کا اپنا کوئی وطن نہیں ہے۔ انہوں نے حضرت موسیٰؑ اور یوشعؑ کی نافرمانی کی۔ ان پر الزامات لگائے۔ ان کے احکام کی صریح خلاف ورزی کی اور اس کے نتیجے میں وہ ہمیشہ کے لئے درماندہ و دربدر ہو گئے۔ ایسی بدکردار اور نافرمان قوم سے مصلحت کی بنا پر امن معاہدہ کو تو شاید مان لیا جائے، لیکن ارضِ مقدس پر یہودی قبضے کا تسلیم کیا جانا بعید از قیاس ہے۔ یہ بات یقیناً نہ صرف عرب کاز بلکہ مسلم کاز کے لئے غداری سے کم نہیں لیکن ان حالات میں جبکہ امریکہ اور مغربی یورپ کے ملک اسرائیل کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں، ضروری ہے کہ اس خطہ کو مستقل حالت جنگ سے نکالنے کے لئے کوئی حتمی قدم اٹھایا جائے۔ مرحوم صدر سادات کے نزدیک یقیناً دو راستے ہوں گے۔ ایک یہ کہ جہاد کر کے اسرائیل سے مقبوضہ عرب علاقے خالی کرا لئے جائیں اور فلسطین کی علیحدہ ریاست کے قیام کے لئے راہ ہموار کی جائے۔

دوسرے یہ کہ اسرائیل سے صرف مصر کی سطح پر معاہدہ کر کے اس کے لئے پُرامن جدوجہد کی جائے۔ صدر انور السادات نے دوسرے راستے کو اپنایا، اس سے مرحوم پوری عرب دُنیا سے کٹ کر رہ گئے۔ یہاں تک کہ روس نواز عرب ممالک نے تو مصر کے خلاف ہتھیار اٹھانے میں بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مرحوم نے اسرائیل سے کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کر کے یقیناً مسلم کاز کے خلاف کام کیا لیکن مصر اور مصری عوام کو مسلسل حالتِ جنگ سے نکالنے کے لئے یہ راستہ اپنا کر اپنے تئیں درست کام کیا ہے۔ صدر سادات بنیادی طور پر قوم پرست ہیں اور اسی جذبے کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے دیگر عرب ملکوں کو نظر انداز کر کے اسرائیل سے معاہدہ کیا۔ اندرون ملک مصر میں اس معاہدہ کی بھی اتنی ہی مخالفت کی گئی جتنی کہ مصر سے باہر مگر مصر کا ایک بڑا طبقہ اسرائیل سے استواری تعلقات کا زبردست حامی ہے خصوصاً فوج نہیں چاہتی کہ ہر وقت سر پر جنگ کے بادل منڈلاتے رہیں اور جنگ ہونے پر کچھ پانے کے بجائے کھو دیا جائے۔

صدر انور السادات کے قتل کے جو محرکات ہیں سب سے پہلے تو "مذہبی جنونی گروہ" کا نام لیا جاتا ہے۔ قتل کی اس کارروائی میں حصہ لینے والے فوجی اور غیر فوجی بھی صرف چند ہیں۔ ایران کے مذہبی راہنما جناب خمینی نے اسے سی۔ آئی۔ اے کی کارروائی قرار دیا۔ مغربی حلقے اسے کمیونسٹ سازش کا نام دے کر قتل میں صدر قذافی کو ملوث کر رہے ہیں، کیونکہ قتل کی خبر لیبیا پہنچتے ہی صدر سادات کے خلاف رنگین پوسٹر چند لمحوں میں پھیل گئے۔ اس پر ایک لیبین اہلکار نے کہا کہ ہمیں قتل کا علم پہلے سے تھا۔ جبکہ مصری حکام خصوصاً حسنی مبارک اسے چند افراد کی ذاتی کارروائی قرار دیتے ہیں۔

بہرحال صدر انور السادات کا قتل ایسے وقت جب عرب دنیا مشکلات کا شکار ہے اور مصر اپنے طور پر امن کی راہ پر گامزن ہے مصر کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ منتخب صدر جناب حسنی مبارک صدر انور السادات کی پالیسیوں پر کس حد تک قائم رہتے ہیں۔

بقیہ، مفتی محمود۔ چند یادداشتیں

آیت کا جیتی جاگتی تصویر تھے۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

لمحاتِ فکر

آج ان کے پیروکاروں کے لئے ان کی روح کو تسکین پہنچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس بات کا عزم اور عہد کریں کہ اللہ کی راہ میں کسی کوشش سے نہیں دبیں گے۔ پاکستان میں اسلام کے نظام رحمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر کے اس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں گے اور اس راہ میں کسی قسم کی کوئی تکلیف و پریشانی ہماری منزل کو ہماری نظروں سے اوجھل نہیں کر سکے گی اور اس راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

خبر یہ ہے کہ — ترتیب: تحسین احمد

مصر کے صدر انور السادات قتل کر دیئے گئے — اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون

۲ اکتوبر

بی بی سی کی اطلاع کے مطابق مجاہدینِ خلق کے سربراہ مسعود رجاوی نے پیرس میں ایران کی جلاوطن حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا۔

• منگل کے روز ٹرانسپورٹ طیارے کے حادثے میں ایران کی ستر شخصیتیں ہلاک ہوئیں۔

• بھارتی اخبارات "ٹائمز آف انڈیا"، "انڈین ایکسپریس"، "نیشنل ہیرلڈ"، "ہندوستان ٹائمز"، "اسٹیٹسمین" اور "ٹریبیون" نے اغوا شدہ ہندوستانی طیارہ واپس کرنے پر پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

• اژان فرانس پریس کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین کو کچلنے کے لئے جو چھاتہ بردار روس نے اتارے تھے ان میں سے ۱۲۰ چھاتہ بردار اوس وادی میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

• جمعرات یکم اکتوبر کو ایران کے تین لڑاکا طیاروں نے کویت کی تیل کی تنصیبات پر بمباری کی۔ کویت نے شدید احتجاج کیا ہے۔

• نیپال میں دریا کا بند ٹوٹ جانے سے چار سو افراد ہلاک ہو گئے۔

• اقوام متحدہ کے دفتر کے سامنے پانچسو ایرانی طلبہ نے مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ ایران کو یو۔این جنرل اسمبلی سے نکالا جائے۔

• شمالی یمن کے بیس افسروں کو حکومت کا تختہ الٹنے کے الزام میں گولی ماردی گئی۔

• عراق نے ابادان کے محاذ پر ایرانی جیٹ مار گرائے۔

• بھارتی صدر سنجیوا ریڈی نے ٹیلیفون پر صدر ضیاء کا طیارے کی رہائی پر شکریہ ادا کیا۔

۳ اکتوبر

شیراز میں بم پھٹنے کے دوران چھ افراد ہلاک ہو گئے۔

• نیپال ریڈیو نے بتایا ہے کہ نیپال میں بارشوں سے ڈیڑھ ہزار افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

• وزیر خارجہ آغا شاہی نے جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ افغانستان پر جلد مذاکرات ہونے چاہئیں۔

• جنوبی افریقہ نے جاسوسوں کے تبادلے کے سلسلے میں روسی جاسوس میجر الیکسی کوزلوف کو شامل نہیں کیا۔

• بھارت کے سب سے بڑے شہر بمبئی میں پولیس ملازمین نے ہڑتال کر دی۔

• خالصہ دل کے رہنماؤں کی گرفتاریوں سے بھارتی پنجاب میں کشیدگی پھیل گئی۔

• ایم۔آر۔ڈی کے لاہور یا اسلام آباد کے اجلاس میں بیگم نصرت بھٹو کو نکالنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

• بھارت کے جنگی اخراجات پانچ ارب بارہ کروڑ ڈالر سے بڑھ گئے۔

• مالدیپ ائر کورٹ سابق ابراہیم ناصر کے خلاف مقدمہ چلائے گا۔

• حجۃ الاسلام خامنائی ایران کے نئے صدر منتخب ہو گئے۔

• فلسطینی حکام نے الزام لگایا ہے کہ بیروت میں دھماکے اسرائیل نے کرائے ہیں۔

• ایران کے جنگی طیاروں نے عراق کے بجلی گھر پر بمباری کی۔

۴ اکتوبر

پاکستان کے نمائندے نے اقوام متحدہ میں کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے بغیر پاک بھارت تعلقات معمول پر نہیں آ سکتے۔

• ہندوستان کی حکومت اترپردیش میں سکھ آبادکاروں کو بیدخل کرنے کے لئے قانون بنا رہی ہے۔

• افغانستان کے وزیر داخلہ اور چار روسی مشیر مجاہدین کے حملوں میں ہلاک ہو گئے۔

• سعودی عرب نے امریکہ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ اواکس طیاروں پر مشترکہ کنٹرول ہونا چاہیئے۔

• پاکستان کے مشہور کرکٹر وسیم حسن راجہ نے اسٹینلے ریجنٹ آف نیو کاسل میں ایک اسکول ٹیچر ۲۴ سال این گال سے شادی کر لی۔

• نوابزادہ نصر اللہ خان اور مولانا فضل الرحمٰن کی کوششوں سے ایم۔آر۔ڈی نے چوہدری ظہور الٰہی کے قتل کی مذمت کی ہے۔

• پچھلے چوبیس گھنٹوں کے دوران عراق نے ایران کے ۴۶ فوجی ہلاک کر دیئے۔

• اے۔پی۔پی کے مطابق بھارتی اقلیتی کمیشن سکھوں کے کرپان رکھنے کے مؤقف پر نظرثانی کرے گا۔

۵ اکتوبر

وزارت دفاع پاکستان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ افغانستان کے دو طیاروں نے دومنڈی کے علاقے میں پھر بمباری کی ہے۔

• بی۔ بی۔ سی کے مطابق حکومت پاکستان موجودہ سال میں افغان پناہ گزینوں کی دیکھ بھال پر ساڑھے تین ارب روپیہ خرچ کرے گی۔

• اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل والڈہائیم نے کہا ہے کہ کیوبو کو دوبارہ کابل بھیجا جائے گا۔

• بھارت کے سابق وزیر اعظم مسٹر ڈیسائی نے کہا ہے کہ مسز اندرا گاندھی اپنی حکومت کی نااہلی چھپانے کے لئے پاکستان کے خلاف جنگی جنون پیدا کر رہی ہے۔

• یورپی جنگی ماہرین نے کہا ہے کہ واخان کو روس میں ضم کرنے سے چین اور پاکستان کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

• فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے تبصرہ میں لکھا ہے کہ ہر روز ایک سو ایرانی ہجرت کر کے پاکستان آتے ہیں۔

۶ اکتوبر

اکالی دل (لنگوال گروپ) نے مشرقی پنجاب کی کانگریس حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر جرنیل سنگھ کو ۱۰ اکتوبر تک رہا نہیں کیا گیا تو حکومت کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک چلائی جائے گی۔

• عراق کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق عراق نے ایران کے دو لڑاکا طیارے مار گرائے۔

• ایران میں ۱۲۹ افراد کو گولی مار دی گئی۔

• مصر کے صدر انور السادات نے کہا ہے کہ قذافی روس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔

• حکومت بلوچستان نے "ذلت کی زندگی یا مرگ شہادت" نام کے ایک پمفلٹ کی اور "منکر" نامی رسالے کی تمام کاپیاں بھی ضبط کر لی ہیں۔

• پاکستانی ڈاکٹروں نے خون ٹیسٹ کرنے کا نیا طریقہ ایجاد کر لیا۔

• امریکہ کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ سعودی عرب میں گڑبڑ کی صورت میں امریکہ خاموش تماشائی نہیں رہے گا۔

• صدر ضیاء نے معروف کھلاڑی بشن سنگھ بیدی کو ان کی انسانی ہمدردی کے جذبے کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک پاکستانی قالین کا تحفہ دیا ہے۔ بیدی نے ایک پاکستانی بچے کی جان بچانے کے لئے خون دیا تھا۔

۷ اکتوبر

قاہرہ میں فوجی پریڈ کے دوران ٹینک یونٹ نے گولیوں کی بوچھاڑ کر کے صدر سادات کو قتل کر دیا۔

• پاکستانی وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ میں ایران کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی ہے۔

• صدر ضیاء الحق نے ہندوستان کو پیشکش کی ہے کہ بھارت اور پاکستان ایک دوسرے کو ایٹمی تنصیبات کے معائنے کی اجازت دیں۔

• امریکہ کے صدر ریگن نے صدر سادات کے قتل پر ایک بیان میں کہا ہے کہ ان کا قتل بزدلانہ فعل ہے۔

• بھارتی حکومت نے واشنگٹن میں قائم ننکانہ فاؤنڈیشن کے صدر گنگا سنگھ ڈھلوں کے بھارت میں داخلے پر پابندی لگا دی۔

• شہزادہ سعود الفیصل نے جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ مشرق وسطیٰ کے بارے میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرے۔

• ٹیسٹ ٹیوب سے پیدا ہونے والی بھارتی بچی درگا اگلے سال اسکول جانے لگے گی۔

• تھائی لینڈ میں متعین روسی نائب ملٹری اتاشی بیویاں بدلنے کے شوقین روسی سفارتکار کو واپس طلب کر لیا گیا۔

• روسی حکومت نے روس میں امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ہینری کیسنجر کی دو کتابوں "ایام وائٹ ہاؤس" "اور برائے ریکارڈ" پر پابندی لگا دی ہے۔

۸ اکتوبر

جنرل شاذلی نے سادات کو قتل کرانے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

• مصر میں کسی بھی ممکنہ خطرے سے نپٹنے کے لئے امریکی فوج حرکت میں آگئی ہے۔

• دمشق میں روسی باشندوں کی قیامگاہ پر حملے میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔

• پچیس لاکھ افراد نے حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کیا۔

• خالصتان کے حامیوں نے مسلح حملے شروع کر دیئے۔

• بھارت کے سابق وزیر اعظم مسٹر مرارجی ڈیسائی نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کا دشمن نہیں ہے۔

• مصری وزیر دفاع جنرل عبدالحلیم ابوغزالہ نے اعلان کیا ہے کہ مصری مسلح افواج مرحوم صدر سادات کے اصولوں کی وفادار رہیں گی۔

۹ اکتوبر

مصر کے ایک شہر اسیوط کے ایک تھانے پر باغی گروپ نے قبضہ کر لیا۔

• برطانوی وزیر اعظم مسز مارگریٹ تھیچر نے آج اسلام آباد میں کہا کہ برطانیہ افغانستان پر غیر ملکی تسلط کو قبول نہیں کرے گا۔

• سابق مصری جنرل مسٹر شاذلی نے کہا ہے کہ اگر حسنی مبارک نے موجودہ پالیسیوں پر عمل جاری رکھا تو ان کا حشر بھی سادات جیسا ہو گا۔

• درہ پنج شیر میں افغان مجاہدین نے روسی فوج کی پیشقدمی روک دی ہے۔

• مصر کے وزیر دفاع نے ایک ملاقات میں کہا کہ صدر سادات کو خفیہ دہشت پسند تنظیم تکفیر الہجرہ نے قتل کیا ہے۔

• پولینڈ کی مزدور تنظیم سولیڈیریٹی نے پولینڈ میں قیمتوں کے اضافے کے خلاف ملک گیر ہڑتال کی وارننگ دے دی۔

• امریکی ایوان نمائندگان کی امور خارجہ

کی کمیٹی نے ۸ کے مقابلے میں ۲۸ ووٹوں سے سعودی عرب کو اواکس طیارے دینے کی تجویز مسترد کر دی۔

• ایران کے سابق صدر بنی صدر کو دس ملکوں نے پناہ کی پیشکش کر دی۔

• موسم سرما میں روس کو شدید غذائی قلت کا سامنا ہوگا۔

• یاسر عرفات چین کے دورے پر آج بیجنگ پہنچ گئے۔

• یاسر عرفات نے کہا ہے کہ سادات کی موت سے کیمپ ڈیوڈ سمجھوتہ کی ناکامی کا آغاز ہوگیا ہے۔

۱۰-۱۱ اکتوبر

مصر میں خانہ جنگی کے باعث اسیوط شہر میں پچاس افراد ہلاک ہو گئے۔

• وزیر خارجہ آغا شاہی نے انڈیا آبزرور کو ایک انٹرویو میں کہا کہ پاکستان بھارت سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرنے کو تیار ہے۔

• میکسیکو میں طوفان کے باعث ۶۵ افراد ہلاک ہو گئے۔

• صدر سادات کو جائے وفات میں دفن کر دیا گیا۔

• قاہرہ سے ملنے والی اطلاع کے مطابق صدر سادات کے قتل کے ملزم کو ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

• تنظیم آزادی فلسطین کے انفارمیشن بورڈ کے سربراہ ماجد ابو شرار کو روم میں قتل کر دیا گیا۔

• صدر ریگن نے مصر کے نامزد صدر حسنی مبارک کو امریکہ کے دورہ کی دعوت دی ہے۔

• متحدہ عرب امارات اور قطر نے صدر سادات کے قتل کی مذمت کی ہے۔

• مصری حکومت نے اسرائیل کے جہازوں کو اسرائیلی پرچم لگا کر نہر سویز سے گزرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

• چنڈی گڑھ میں دھماکہ کے بعد ہندو سکھ کشیدگی میں اضافہ ہو گیا۔

• ایران کے رہنما آیت اللہ خمینی نے کہا ہے کہ سادات کو سی۔ آئی۔ اے نے قتل کرایا ہے۔

• مغربی جرمنی کے دارالحکومت بون میں دو لاکھ افراد نے ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔

• مصری حکومت کے مخالفین نے بغداد سے ایک اخبار کا اجرا کیا ہے۔

• کابل کے شمال اور مغرب میں واقع دیہات پر روسی طیاروں کی زبردست بمباری سے کئی دیہات تباہ ہو گئے۔

• عراقی اعلان کے مطابق عراق نے ۳۸ - ایرانی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

۱۲ اکتوبر

بھارتی صوبہ آندھرا پردیش میں پولیس ملازمین نے مظاہرہ کے دوران بارہ تھانے تباہ کر دیئے۔ فوج طلب کر لی گئی۔

• ایران میں مزید ۸۲ - افراد کو گولی مار دی گئی۔

• امریکی وزیر خارجہ الیگزینڈر ہیگ کے اعلان کے مطابق امریکہ مصر میں غیر ملکی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔

• لندن سے ملنے والی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ایرانی لیڈر مسعود رجاوی کے والدین کو ایرانی حکومت نے گرفتار کر لیا ہے۔

• صدر سادات کے قاتلوں نے اعتراف جرم کر لیا۔

• ترکی کی نیشنل لبریشن پارٹی کے صدر اربکان کو حکومت ترکی نے دوبارہ گرفتار کر لیا ہے۔

• ریڈیو کابل کے مطابق کرنل انتظامیہ نے قاتلانہ حملہ کے الزام میں ۳۰ - افغان مجاہدین کو گولی مار دی۔

• مقامی اخبار کی اطلاع کے مطابق مولانا حامد میاں نے کہا ہے کہ کالعدم جمعیۃ علماء اسلام ایم۔ آر۔ ڈی سے الگ ہو جائے گی۔

• بالائی مصر کے شہر اسیوط میں دوبارہ گڑبڑ شروع ہو گئی ہے۔

• بھارت نے چین میں ہونے والی پارلیمانی کانفرنس میں شرکت کے لیے بھارتی وفد کے ایک رکن کو ویزہ نہ دینے پر چین سے احتجاج کیا ہے۔

• وائس آف امریکہ کے مطابق نامزد مصری صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ وہ پندرہ سو گرفتار شدگان کو رہا نہیں کریں گے۔

• خالصتان کے حامیوں نے حکومت پنجاب (بھارت) کو معطل کرنے کا مطالبہ کر دیا۔

• ایشیائی ترقیاتی بنک پاکستان کو بیس کروڑ ڈالر کا قرض دے گا۔

• صدر ریگن نے روس کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ امن کور جاسوسی تنظیم ہے۔

• اسرائیلی اخبار داور کے مطابق صیہ کے میئر نے شہر میں صدر سادات کی یادگار تعمیر کرنے کے بارے میں اسرائیلی حکام سے بات چیت شروع کر دی ہے۔

• لاہور میں عنقریب نجی ٹرانسپورٹ کو اجازت دے دی جائے گی۔

• بھارت کے مغربی شہر دہلی میں پانچ ہزار افراد نے شدید مظاہرہ کیا اور بسوں کو آگ لگا دی۔

• بھارت کے نامور محقق ڈاکٹر جوال نے انکشاف کیا ہے کہ تاخیر سے شادی سے خواتین سینے کے سرطان میں مبتلا ہو جاتی ہیں یہ مرض پارسی اور سندھی خواتین میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

• تنظیم آزادی فلسطین کے راہنما جناب یاسر عرفات جاپان کے تین دن کے دورے پر آج ٹوکیو پہنچ گئے۔

۱۳ اکتوبر

روس نے انتباہ کیا ہے کہ وہ مشرق وسطی میں امریکہ کی پیش رفت کو اپنی سلامتی کے لئے خطرہ سمجھتا ہے۔

• صدر سادات کے قتل کے سلسلے میں آٹھ اعلیٰ فوجی افسروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

- مشرقی پنجاب میں آزاد خالصتان کے ایجی ٹیٹر لاہور سے جالندھر جیل پر قبضہ کر لیا۔
- امریکہ کے سابق صدر فورڈ اور کارٹر نے کہا ہے کہ اسرائیل نے بیت المقدس کو دارالحکومت بنا کر غلطی کی ہے۔
- صدر سادات کے قتل کے سلسلے میں اٹھارہ فوجی افسروں کو برطرف کر دیا گیا ہے۔
- گذشتہ روز بوٹ کلب دہلی کے سامنے فاقہ کش اور برہنہ ہریجن بچوں نے مظاہرہ کیا۔
- بھارتی سکھ یاتریوں نے لاہور میں کہا کہ وہ اپنے بچوں کو پاکستان ٹیلیویژن کی وجہ سے اردو سکھا رہے ہیں۔
- آئرلینڈ کی کابینہ نے سزائے موت ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
- اٹلی میں دس ہزار افراد نے میزائلوں کی تنصیب کے خلاف مظاہرہ کیا۔
- مشرقی جرمنی کے جاسوس گنتر کو مغربی برلن میں رہا کر دیا گیا۔

۱۴ اکتوبر

- قاہرہ ایئرپورٹ پر دھماکے اور پولیس کی اخوان المسلمین سے جھڑپوں میں متعدد افراد ہلاک و زخمی ہو گئے۔
- ایرانی مظاہرین پر فائرنگ کے الزام میں موت پانچ عراقی سفارت کاروں کو بھارت سے نکال دیا گیا۔
- سابق شاہ ایران کی بیٹی ناز کی سابق صدر انور السادات کے صاحبزادے جمال سے منگنی ٹوٹ گئی۔
- پاکستان نے انٹرنیشنل الیون سے تیسرا غیر سرکاری ٹیسٹ میچ ۲۹۶ رنز سے جیت لیا۔
- کابل میں افغان وزارت ٹرانسپورٹ میں دھماکے سے چوکیدار سمیت کئی افراد ہلاک ہو گئے۔
- تنزانیہ اور انڈونیشیا نے مطالبہ کیا ہے کہ روس افغانستان کو خالی کرے۔
- آئرلینڈ میں آئرش جمہوری فوج نے دو جوں سمیت سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے کئی حصے تباہ کر دیے۔
- ترکی کی فوجی عدالت میں سابق وزیراعظم ترکی بلند ایجوت کے خلاف مقدمہ شروع ہو گیا۔
- مصر میں صدر کے عہدہ کے لیے ہونے والے استصواب رائے میں نامزد صدر حسنی مبارک بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔

۱۵ اکتوبر

- سوڈان کے صدر جعفر النمیری کے محل پر علی الصبح حملہ میں حفاظتی عملے کے کئی افراد ہلاک ہو گئے۔
- مشرقی پنجاب کے دو شہروں موگا اور گورداسپور میں بموں کے دھماکوں سے متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔
- افغانستان میں فرخار تحصیل پر افغان مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ اٹھارہ روسی اور ستر افغان سپاہی مارے گئے۔
- برطانوی دفتر داخلہ نے کہا ہے کہ وہ ٹیلیفون پر نکاح کو جائز تسلیم نہیں کرتا۔
- جناب حسنی مبارک نے مصر کے نئے صدر کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔
- مراکش پر پولیساریو محاذ کے حملہ میں ۲ مراکشی طیارے گرائے گئے۔
- آزاد خالصتان تحریک کے نمائندہ اخبار اجیت کے مطابق ہزاروں سکھ عورتوں نے خالصتان کے حق میں مظاہرہ کیا۔
- ایران میں ۲۰ افراد کو موت کی سزا سنا دی گئی۔
- امریکی ایوان نمائندگان نے سعودی عرب کو اواکس طیارے دینے کی تجویز مسترد کر دی۔
- آئندہ دو سال میں عالمی مالیاتی ادارہ پاکستان کو دو کروڑ روپیہ دے گا۔
- رومانیہ میں مسلح سیاسی جھڑپوں میں آٹھ افراد اور تیرہ زخمی ہو گئے۔

قربانیاں

ڈاکٹر تبسم رضوانی لاہور

بزمِ ہستی میں درخشاں دیکھیے
ضوئے احساسات کی قندیل ہے
ہر نظر ہر قلب میں جلوہ فگن
یادِ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ ہے

◆

گلشنِ دیں پر بہار پُر جمال
رقص فرما ہے بصد ناز و نیاز
زمزمہ افروز ہیں اہلِ چمن
بج رہا ہے ہر طرف خوشیوں کا ساز

◆

محفلِ عشرت پہ ہے نورِ فضا
چار سُو روشن ہیں نورانی چراغ
روح کو حاصل ہے تسکینِ حیات
چار سو مسرور ہیں قلب و دماغ

◆

اَوج پر ہے عیدِ قرباں کا وقار
حسن پرور ہے مزاجِ زندگی
ہر بشر حکمِ خدائے پاک پر
دے رہا ہے اب خراجِ زندگی

◆

لوگ ہیں مصروف ذوق و شوق سے
اہتمامِ عیدِ قرباں میں ہنوز
جلوہ را پیغمبرانِ دین کی
عظمتیں ہیں قلبِ انساں میں ہنوز

حضرت مولانا مفتی محمودؒ

سعودی عرب کے جدہ یونیورسٹی میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا بصیرت افروز خطاب

*** *** *** *** *** ***

پاکستان میں اسلامی حدود و قوانین کا نفاذ

سابق پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور کالعدم جمعیۃ العلماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے ------ سعودی عرب اور عرب امارات کا نہایت کامیاب دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں ہر جگہ آپ کو وہاں علماء مشائخ مدارس دینی و تعلیمی مراکز اور عام مسلمانوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا، شاندار استقبالیے دیے گئے اور اہم مقامات پر حضرت مفتی صاحبؒ نے پاکستان کے حالات بالخصوص اسلامی قوانین کی طرف پیش رفت پر عالمانہ خطاب بھی فرمایا۔ اس سلسلہ میں ہم ۲۶ اپریل ۱۹۷۹ء کو ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ کی یونیورسٹی ہال میں حضرت مفتی صاحبؒ کے خطاب کو شائع کر رہے ہیں۔

جناب صدر محترم اور معزز دوستو، اور بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے آج اس ارض مقدس میں آپ حضرات کی ملاقات نصیب فرمائی۔ یقیناً میرے لئے آپ کی ملاقات باعث مسرت ہوگی۔ اس وقت پاکستان کے مسلمانوں نے عظیم قربانیوں کے بعد اسلامی قانون کا آغاز فرما دیا ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس نظام کو تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ اے میرے پیغمبر تیرے رب کی قسم کہ یہ لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے تمام اختلافات میں آپ کو اپنا حکم اور ثالث تسلیم نہ کرلیں۔ اور صرف یہ نہیں کہ آپ کو حکم تسلیم کرلیں بلکہ ان کے دل میں کسی قسم کی پریشانی استعراض زیغ اور تنگی محسوس نہ ہو اور آپ کے فیصلہ کو تسلیم کرے اور اگر یہ کیفیت ہے تو مسلمان ہے اور اگر یہ کیفیت نہیں تو رب کی قسم یہ مسلمان نہیں ہے۔ اگر ہم اس قرآنی حساب کی روشنی میں اپنے حالات کو دیکھیں کہ پاکستان میں مسلمانوں کی پوزیشن کیا ہے اور کیا تھی تو حقیقت یہ ہے کہ ہم مؤمن ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ انگریز نے اسلامی نظام جو وہاں پر تقریباً آٹھ سو سال سے نافذ تھا اسے درہم برہم کر دیا اور انگریز کی غلامی کے دور میں انگریز کی یہ کوشش رہی کہ مسلمان کا تعلق اسلام سے منقطع ہو جائے چنانچہ اس وقت سے ہم اسلامی نظام کی رہنمائی سے محروم ہو کر چلے آرہے ہیں۔ ہم نے تمام نزاعات فوجداری قسم کے ہوں یا دیوانی قسم کے ہوں، میں جناب نبی کریم کو اپنا حکم تسلیم نہیں کیا تھا، بلکہ انگریز کے قانون سے نزاعات ہم نے طے کرائے اور پھر ہم مطمئن تھے یہاں تک کہ دو سو برس تک ہمارا یہ عمل جاری تھا تو یہ بتائیں کہ ہم کس طرح مؤمن کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ میں بہرحال ان لوگوں کو ضرور مستثنیٰ کروں گا جنہوں نے انگریز کے خلاف بدیں نیت کہ انگریز کے چلے جانے کے بعد پھر یہاں پر اسلام کا نظام نافذ ہوگا، اس نیت سے جنہوں نے انگریز کے ساتھ آزادی کی جنگ لڑی اور قربانیاں دیں۔ ان لوگوں کو میں ضرور یہ حق دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر پیش کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد جب پاکستان بنا تو پاکستان اس مقصد کے لئے بنا تھا کہ ہم اپنی زندگی میں اسلام کو عملاً نافذ کردیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے بن جانے کے بعد تیس یا اکتیس برس گزرے اور ہم وہ مقصد حاصل نہ کر سکے جس مقصد کے لئے پاکستان بنایا گیا تھا اور اس کی وجہ کیا تھی؟ یہ ایک بہت تلخ داستان ہے۔ پاکستان بن جانے کے بعد حکمران طبقے کے لوگوں کی ایک معمولی سی اقلیت نے جسے پاکستان میں سیاسی اثر و رسوخ حاصل تھا اور وہ پاکستان پر سیاسی طور سے مسلط ہو چکے تھے ان کی زندگیاں اسلام سے بہت دور تھیں۔ وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق بنانے پر قادر نہ تھے۔

تو میرے محترم دوستو! اصل بات یہ ہے کہ خواہش کتنی سچی کیوں نہ ہو خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں آتی جب تک اس خواہش کے پیچھے عملی قوت نہ ہو۔ ایک شخص مثلاً زمیندار ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ میرے کھیت میں بہت زیادہ غلہ پیدا ہو

اور پیداوار فی ایکڑ بڑھے، لیکن وہ زمین میں محنت نہیں کرتا، پانی نہیں دیتا۔ نہ وقت پر تخم ڈالتا ہے نہ رکھوالی کرتا ہے، خواہ اس کی خواہش کتنی بھی شدید کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کی پیداوار میں اضافہ نہیں کرتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ بغیر تخم ڈالے بھی زمین سے پیداوار دے سکتا ہے۔ قدرت کا تو کوئی انکار نہیں کر سکتا، لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت اور عادت یہ ہے کہ محنت کا پھل ملتا ہے۔

چونکہ ہمارے اسلامی نظام کے اس مطالبے کے پیچھے قوت نہیں تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس مطالبے کو پورا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کی عادت تبدیل نہیں ہوتی ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

اور جب ۱۹۷۷ء میں وہاں پر ملک گیر تحریک اٹھی تو لوگوں نے قربانیاں دیں، خون کے نذرانے پیش کئے اور رو رو کر خدا کے سامنے اپنے آنسو بہائے، جیل خانوں کو آباد کیا۔ کاروباری لوگوں نے بازاروں کو بند کیا۔ کروڑوں کے نقصان کو اپنایا اور اس تحریک کو کامیاب بنایا اور عظیم تحریک میں قربانیاں دینے کے بعد جلد اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو کامیاب کر دیا اور اسلامی نظام کا آغاز فرمادیا اور اس وقت ایک عجیب صورتحال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا بھر کے ملکوں میں اسلامی ملکوں میں اسلامی نظام قانون تقریباً بہت سے ملکوں میں ہے۔ دیوانی مقدمات کی حد تک میں نے جہاں تک دیکھا ہے۔ مراکش میں تیونس میں الجزائر میں لیبیا میں مصر میں عراق اور شام میں تمام عرب ممالک میں اور اب انڈونیشیا ملایا تک چلے جاؤ، اسلامی نظام بحیثیت دیوانی قانون کے نافذ ہے، لیکن حدود کی سزائیں صرف مملکت سعودیہ میں ہیں اور پاکستان کا شمار بھی نہیں تھا پاکستان میں تو انگریز نے اسلامی نظام کو مکمل درہم برہم کر دیا تھا۔ نہ دیوانی مقدمات میں نہ فوجداری مقدمات میں اسلامی نظام تھا، لیکن جن ملکوں میں دیوانی مقدمات کی حد تک اسلامی قانون نافذ تھا وہاں بھی حدودِ شرعیہ نافذ نہیں ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں وہ مرعوب تھے، کفر کی ملعون طاقتوں سے مرعوب تھے۔ ان میں احساس کمتری نمایاں تھا اور سعودی عرب کے سوا تمام اسلامی ملک یہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم چور کی سزا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا تو برطانیہ کیا کہے گا کہ اس مہذب دور میں بیسویں صدی کے آخر میں ہاتھ کاٹنے کی سزا؟ یہ تو پرانے زمانے کی بات ہے اور چودہ سو سال قبل یہ اُن غیر مہذب قسم کے لوگوں کے لئے وحشی دور کا قانون تھا۔ نعوذ باللہ یہ مہذب دور میں ہاتھ کاٹنے کی سزا برطانیہ کے لوگ کیا کہیں گے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے زنا پر زانی کے لئے سنگسار ہونے کی سزا اور اگر شراب پینے پر اسی کوڑوں کی سزا نافذ کر دی تو روس ہنسے گا۔ دنیائے کفر کی ملعونیات پر وہ اسلامی نظام کو نافذ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔

میرے محترم دوستو! پاکستان میں وہ قدم جو تمام اسلامی ممالک نہیں اٹھا سکے وہ آخری اور مشکل قدم سب سے پہلے اٹھایا گیا ہے۔ آج وہاں پر زانی کی سزا اسلامی قانون کے مطابق اگر وہ شادی شدہ ہے تو سنگسار ہے اور اگر اس کی شادی نہیں ہوئی تو اس کی سزا قرآن کے مطابق سو کوڑے ہے اور اگر کسی پر زنا کی تہمت بغیر ثبوت کے کسی نے لگائی تو اس کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے جس طرح ارشاد ہے: والذین یرمون المحصنت اور مت العربک اس کی گواہی قبول ست کرو۔ اس طرح ڈاکو کی سزا بھی قرآن میں ہے۔ ارشاد ہے انما جزاء الذین ـ الخ تو قرآن نے چار سزائیں بتائی ہیں ان کے لئے جو کہ زمین میں فساد کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے امن کو خراب کرتے ہیں۔ پس صورت یہ ہے کہ ڈاکو اگر ڈالدیا اور کسی کو قتل بھی کر دیا اور مال ہاتھ نہ آیا، اور دوسری صورت میں کہ قتل بھی کیا اور مال بھی چھین لیا، تیسری صورت میں مال چھینا اور قتل نہ کیا اور چوتھی صورت کہ حملہ بھی ناکام ہو گیا تو پہلے کی سزا کہ ان یقتلوا اس کو قتل کر دو قصاص میں اور دوسری صورت میں ان یصلبوا قتل بھی کر دو اور لاش بھی لٹکا دو، تاکہ عبرت کا سامان پیدا ہو اور تیسری صورت میں اس کا دایاں ہاتھ اور بایاں پیر کاٹ دو۔ او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف ـــ اس کی سزا چور سے سخت ہے کیونکہ چور آپ کی غیر موجودگی میں چوری کرتا ہے اور یہ تو زبردستی ڈاکہ ڈالتا ہے اور من خلاف کا حکم دیا تاکہ توازن قائم ہو سکے چور اور ڈاکو کے درمیان میں اور چوتھی صورت میں او ینفوا من الارض اس کو ملک بدر کر دو یا عمر بھر کے لئے قید کر دو تاکہ معاشرے میں دوبارہ واپس نہ آسکے۔ معاشرے سے اس کو نکال دو۔

اب یہ چاروں سزائیں پاکستان میں نافذ ہو چکی ہیں اور السارق والسارقۃ ـ الخ غرض یہ کہ یہ سزائیں حدود اربعہ ہیں۔ حد الزناء بقسمین ـــ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی سزا اور حد قذف یعنی قاذف ـــ بہتان تراشنے والے کو اسی کوڑوں کی سزا اور حد شرب خمر شراب پینے والے کے لئے، اسی کوڑوں کی سزا اور حد سرقہ چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا یہ چاروں یا پانچوں سزائیں اب آج پاکستان کا قانون بن چکی ہیں۔ تو دیوانی مقدمات ابھی نہیں ہوئے، لیکن جو مشکل قدم تھا وہ اٹھ گیا ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ دیوانی مقدمات کو شریعت کے مطابق بنانے میں تو تکلیف ہی نہیں ہے۔ کوئی مشکل مرحلہ نہیں ہے تو غرض یہ کہ آج ہم کو دنیائے کفر سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ڈٹ کر ایمانی قوت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ ہم کہتے ہیں کہ لندن جو دنیا جو دنیا میں ایک بڑا مرکز سمجھا

مولانا شفیق الرحمن بن مولانا صدر الشہید

دو با اعتماد ساتھی

آج سے تقریباً ۴۵ سال پہلے کی بات ہے۔ ۱۹۳۶ء میں جب والد محترم مولانا صدر الشہید حصول علم کے لئے سرگرداں وطن سے عازم سفر ہوتے ہوئے ہندوستان کے صوبہ یو۔پی میں ضلع مراد آباد کے ریلوے اسٹیشن پر اترتے ہیں، تو اجنبی ہونے کی وجہ سے ایک راہگیر کے قریب آکر پوچھتے ہیں: مدرسہ عالیہ شاہی مسجد کے لئے کونسا راستہ جاتا ہے؟ یہ اس زمانے میں پورے برصغیر ہند و پاک دارالعلوم دیوبند کے بعد دوسری سب سے بڑی دینی دانشگاہ تھی...

وہ شخص ابھی آپ کو راستہ بتا رہا ہے کہ اس کی نظر تھوڑی دور چند نوجوانوں پر پڑی جو ان ہی کی طرف چلے آرہے تھے۔ ہاں یہ اسی مدرسہ کے طلبہ معلوم ہوتے ہیں، راہگیر نے کہا۔ عصر کا وقت تھا۔ ان طلبہ نے قریب آکر پوچھا" کیا آپ مدرسہ جانا چاہتے ہیں؟

"ہاں" اجنبی نے اثبات میں جواب دیا۔

"تو آئیے ہمارے ساتھ"

علیک سلیک کے بعد ایک طالب علم نے مسافر کا صندوق سر پر اٹھایا اور دوسرے نے بستر لیتے ہوئے پوچھا۔ "کہاں سے تشریف لائے ہیں؟"

"سرحد کے ضلع بنوں سے"۔ اور آپ؟

"میں آپ کے قریب ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاقہ پنیالہ سے آیا ہوں"

"آپ کا اسم گرامی؟" اجنبی نے پہل کرتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام محمود ہے" "اور مجھے صدر الشہید کے نام سے پکارتے ہیں" اجنبی نے سوال کرنے سے پہلے اپنا نام بتایا۔ بس یہی تعارف تھا جو ہوا، اور موت تک ساتھ چلنے، اکٹھے رہنے، کھانے پینے اور پڑھنے پڑھانے کا ایک عہد ہوا۔ ایک ساتھ جینے اور ایک ہی تحریک کا علم اٹھا کر دنیا میں انقلاب برپا کرنے کی بنیاد پڑ گئی، حتیٰ کہ نماز کی صف میں بھی اکٹھے کھڑے ہوتے ہیں اور کسی لمحہ اور لحظہ فراق و جدائی برداشت نہیں۔

محمود بھی اس سال نئے نئے آئے تھے انہیں بھی کسی مخلص ساتھی کی تلاش تھی۔ اس زمانے میں غریب الوطنی بڑی تلخ چیز ہوتی تھی۔

قدرت نے دونوں کو اعلیٰ ذہانت اور بہترین قابلیت عطا فرمائی۔ چار سال تک مراد آباد میں اکٹھے رہے۔ مولانا صدر الشہید صاحب فطرتاً اساتذہ کے نہایت مطیع و فرمانبردار اور خدمت گزار واقع ہوئے اور ہر وقت کسی نہ کسی استاد کے گھریلو کام یا نجی خدمت میں لگے نظر آتے۔ اسی لئے اب بھی وہ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ" قدرت نے جو کچھ دے رکھا ہے' اس میں محنت اور قابلیت کو کچھ دخل نہیں، بلکہ یہ سب کچھ اساتذہ اور ان کی پرخلوص دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ مفتی صاحب اس کے ساتھ ساتھ نقادانہ اور متحرک ذہن رکھتے تھے۔ کبھی انہیں اسباق اور تقسیم کتب پر اعتراض ہوتا تو یہ محمود کے آگے نظر آتے۔ قابل رشک ذہانت اور خداداد قابلیت کی بدولت جملہ اساتذہ کو دونوں سے بے انتہا محبت تھی۔ مولانا فخر الدین صاحب، مولانا اعزاز علی صاحب، حضرت حسین احمد مدنی، مولانا محمد عجب نور بنوئی اور مولانا سید محمد میاں صاحب ان کے چند قابل ذکر اساتذہ میں ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ یگانۂ روزگار تھے۔ اول الذکر محدث عدیم المثل، دوسرے ہند کے مشہور ترین عالم اور عربی زبان کے شیخ الادب، تیسرے شیخ الاسلام اور فخر دیوبند، جامع و مانع شخصیت، چوتھے فلکیات، منطق، ریاضی، فلسفہ، ہیئت و حساب کے ساتھ ایک منقول اور معقول عالم اور مؤخر الذکر" علمائے ہند کا شاندار ماضی" کے مصنف اور ایک متحرک شخصیت تھے۔

چار سال تک علوم و فنون کی تکمیل کرکے دونوں ساتھی دورۂ حدیث شریف کے لئے دارالعلوم دیوبند چلے گئے لیکن تھوڑے عرصے کے بعد مفتی صاحب کو مجبوراً واپس مراد آباد آنا پڑا جبکہ دوسرے ساتھی وہیں رہ گئے۔

تقسیم ملک کے کچھ عرصہ بعد مفتی صاحب قاسم العلوم ملتان میں مدرس ہوگئے اور مولانا صدر الشہید صاحب نے مراد آباد کے ایک استاذ مولانا محمد عجب نور صاحب بنوی کی معیت میں بنوں میں معراج العلوم کے نام سے دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ دونوں کے درمیان خط و کتابت کا رابطہ مسلسل رہا۔ تعطیلات شعبان میں مفتی صاحب مدتہ اپنے استاذ اور اپنے دوست کی زیارت کے لئے ہمیشہ آتے رہے۔ اسی طرح ہر سالانہ جلسۂ دستار بندی میں بھی مفتی صاحب

مفتی صاحب رح جب کسی فتوی میں مشکل محسوس فرماتے تو سے اپنے استاد کے پاس معراج العلوم بھیجتے۔ وقت گزرتا گیا کہ ۹ مارچ کو ان دونوں ساتھیوں کے یہ استاد محترم اس جہان فانی سے کوچ کر گئے اور مولانا صدرالشہید صاحب ناظم اعلیٰ کے ساتھ ساتھ مہتمم مدرسہ بھی بنائے گئے۔ سن ۶۸ء میں جمعیۃ نے لاہور میں تاریخی کنونشن منعقد کیا اور اس کے ساتھ ہی سیاسی پلیٹ فارم پر بھی کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ مفتی صاحب نے اپنے دوست سے خادم میدان سیاست میں بھی ساتھ دینے اور ہم قدم بننے پر مجبور کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ لاہور کے اس تاریخی اور ملک گیر کنونشن میں مولانا موصوف نے ایک ہزار علماء بنوں اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شریک ہو کر کنونشن کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ ۷۰ء کی قومی اسمبلی کے لئے ضلع بنوں کی واحد قومی نشست پر مفتی صاحب نے آپ کو منتخب فرمایا اور ساتھ ہی ضلع کے پانچ صوبائی نشستوں کے لئے نامزدگی کا اختیار بھی دیا۔ ۷ دسمبر ۷۰ء کے قومی انتخابات میں مولانا ستر ہزار ووٹوں کی بھاری اکثریت سے جیت گئے اور سوائے ایک مقابل کے سب کی ضمانتیں ضبط کر دیں۔ ۷۱ء میں مفتی صاحب نے شوریٰ کے فیصلے سے آپ کو جمعیۃ کے مرکزی مجلس شوریٰ کا رکن منتخب کیا۔

۷۲ء میں مفتی صاحب نے سرحد میں اپنی وزارت اعلیٰ کے دوران آپ کو ایک وزارت کی پیشکش کی مگر آپ نے یہ کہہ کر قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ صوبائی ممبروں کا حق ہے۔ ۷۳ء میں وزارت کے خاتمے کے بعد سیاسی انتقام میں حکومت نے مفتی صاحب کے اس ساتھی کا مذکورہ مدرسہ سرکاری تحویل میں لینے کا اعلان کیا۔ مفتی صاحب نے اس کے خلاف بھرپور آواز اٹھائی۔ آپ کی للکار ایوان صدر تک پہنچ گئی۔ ان دنوں مفتی صاحب اس مدرسہ معراج العلوم کے سرپرست اور مولانا موصوف مہتمم اور شیخ الحدیث تھے۔ ۷۷ء کے انتخابات میں قومی اتحاد کی ٹکٹ پر مولانا موصوف جمعیت کی طرف سے مسٹر بھٹو کی تاریخ ساز انتخابی دھاندلیوں کے باوجود پھر بھاری اکثریت سے جیت گئے۔

مولانا موصوف کو مفتی صاحب جان سے عزیز اور بہت زیادہ پیارے تھے۔ جس رات بنوں آکر مفتی صاحب کا قیام مدرسہ کے اندر ہوتا مولانا گھر نہ جاتے۔ رات بھر دوسرے طلبہ کے ساتھ آپ کی حفاظت کے لئے جاگ جاگ کر گزارتے۔ بالآخر آپ نے اس مسئلہ کا یوں حل نکالا کہ مدرسہ کے قریب اپنے ایک گھر کی تعمیر کر دی۔ مفتی صاحب نے جب پہلی رات اس میں قیام فرمایا تو مولانا فرمانے لگے، "اس گھر پر میری تمام خرچ شدہ رقم مجھے آج رات ادا ہو گئی۔ آج میں ظاہری اسباب سے بے پرواہ ہو سکا ہوں اگرچہ حقیقی محافظ تو ذات خداوندی ہی ہے۔"

بہت سے قریبی لوگ یہ بات جانتے تھے کہ ہم میں سے حضرت کا سب سے معتمد ترین اور حقیقی رازدان والد محترم مولانا صدرالشہید ہیں۔ کسی اہم اور بڑے کام کا آغاز کرنے سے قبل مفتی صاحب آپ کو مشورے کے لئے بلاتے۔

الغرض آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ آپ کے جانے سے وہ مجلس بے مزگی کا شکار ہو گئی ہے۔ وہ عدیم المثال محدث، نڈر خطیب مقرر اور زیرک سیاستدان آج منوں وزنی مٹی کے تلے چلا گیا ہے۔ وہ ایک وسیع النظر اور وسیع القلب انسان تھے۔ سلجھا ہوا لہجہ، پروقار شخصیت، پراعتماد گفتگو، دو ٹوک جواب اور استدلال میں ذکی تھے۔ میں نے آپ کو قریب سے دیکھا۔ رات گئے جلسوں سے خطاب کرتے آرام کرنے آتے تو سحری کے وقت آپ کو اپنے رب کے سامنے سربسجود پاتا۔

خداوند قدوس آپ کو اپنی رحمت سے نوازے۔

ہم یہ اعلان کرتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس کر رہے ہیں کہ

سرزمین لکھنؤ سے

خوبصورت، مذہبی، ماہانہ رسالہ

ابرکرم

شائع ہونا شروع ہو گیا ہے

دیدہ زیب ٹائٹل، معیاری کتابت اور عمدہ طباعت، شائع ہونے والے تمام مضامین دینی و اصلاحی اور عام فہم ہوتے ہیں۔

سالانہ چندہ برائے ایک سال ۱۲/- روپے — معاون ۵۰۰/- روپے

سالانہ چندہ برائے دو سال ۲۲/- روپے — خصوصی معاون ۱۰۰۰/- روپے

(نوٹ) ماہنامہ ابرکرم کے دس خریدار بنانے والوں کو ایک سال پرچہ مفت بھیجا جائیگا۔
ماہنامہ ابرکرم (ہندوستان میں) وی۔پی سے ہرگز نہ منگائیں۔ وی۔پی سے منگانے پر خواہ مخواہ ۴/- روپے زائد ادا کرنے ہوں گے۔
رقم بھیجتے وقت اپنا مکمل پتہ مع پن کوڈ نمبر منی آرڈر کوپن پر تحریر کریں۔

(الحمد)

پتہ: منیجر ماہنامہ ابرکرم ۲۲۶/۸۱ باغ مولوی انوار لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳

علاقوں کا رُخ کر کے غریب عوام کے مسائل معلوم کرنے خود ان کے گھروں تک جاتا ہے۔

آپ کی غذا عجیب اور نرالی تھی۔ چنے باجرہ اور مکئی کا کھانا بے حد محبوب تھا۔ گھر جاتے تو فرماتے آج دیہاتی کھانا کھاؤں گا۔ باجرہ یا چنے کا آٹا کبھی گھر میں نہ ہوتا تو خود مسالہ کوٹنے والی ڈال کر پیس لیتے، مگر کھائے بغیر نہ چھوڑتے۔

وزارت کے بعد ایک دن مجھے فرمانے لگے، "حفیظ! کل دوپہر کو ہم دونوں بنوں آئیں گے اور کھانا آپ کے ہاں کھائیں گے۔ بتاؤ کیا کھلاؤ گے؟"

میں نے عرض کیا، "حضرت جو حکم اور پسند ہو۔"

فرمایا، "نہیں بتاؤ۔"

میں نے کہا، "اور چیزوں کے علاوہ مرغا اور حلوہ ضرور ہوگا۔"

فرمانے لگے، "نہیں حلاوت مجھ میں پہلے سے قدرتی طور پر کافی موجود ہے۔ (اس میں آپ کا اشارہ اپنے شوگر مرض کی طرف تھا) اور مرغا کھانا نہیں چاہتا ہاں مکئی کی روٹی کے ساتھ لسی، ساگ، پالک، چٹنی، مولی اور بس۔ مکئی کی روٹی آپ کو بہت محبوب اور پسند تھی۔ یہ روٹی بنوں کی بنوچی قوم کے لوگوں کا مشہور اور لذیذ کھانا ہے جسے وہ خاص ڈھنگ سے تیار کرتے ہیں۔ ایک روٹی عام طور پر چار آدمیوں کے لئے کافی ہوتی ہے۔ جب بھی بنوں آتے تو اس کا پوچھتے۔ کچھ بھی نہ کھاتے مگر یہ ضرور کھاتے۔ گھر میں کبھی موجود نہ ہوتی تو بھی کہیں سے ڈھونڈ کر لانا پڑتا یا دوبارہ پکانا پڑتا۔ ابھی پچھلے سال رمضان سے کچھ دن پہلے کی بات ہے۔ گھر جاتے ہوئے بنوں میں دوپہر کا کھانا ہمارے ساتھ تھا۔ کھانا دستر خوان پر آیا۔ مکئی کی روٹی نہیں تھی۔ پوچھا تو میں نے عرض کیا حضرت میزبان کی حیثیت سے میرے لئے وہ دستر خوان

پر رکھنا مناسب نہ لگا۔ فوراً اٹھ کر چارپائی پر بیٹھ گئے۔ فرمایا کہ یہاں آکر بھی مکئی کی روٹی نہ ملے تو دنیا میں اور کہیں بھی پسند کی روٹی کی خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔ اتفاق سے اس دن گھر میں مکئی کا آٹا ختم ہو چکا تھا۔ فوراً بھاگ کر قریبی مشینی چکی سے آٹا پسوایا اور انتہائی عجلت میں دو روٹیاں تیار کی گئیں۔ ایک روٹی تو وہیں مفتی صاحب اور دیگر مہمانوں نے تناول فرمائی اور دوسری روٹی حضرت کے ارشاد پر موٹر کار میں رکھ دی گئی۔ مفتی صاحب ڈرائیور سے مزاحاً فرمانے لگے "دیکھو یہ امانت ہے۔ کسی کو اجازت نہیں عبدالخیل پہنچ جائیں تو یاد دلانا۔

الغرض اس قسم کے ان گنت واقعات حضرتؒ کی سادگی پسندی، کفایت شعاری، فقیرانہ اور قلندرانہ طبیعت اور مزاج پر دلالت کرتی ہیں۔۔۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں، لیکن ان کا وضع کردہ طریقہ کار اور نقش قدم موجود ہے۔ ایسی شخصیتیں قوموں میں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ آپ نے اپنے خاندان کی کفالت کے لئے کوئی دولت نہیں چھوڑی۔ اگر وہ چاہتے تو بلا مبالغہ آج کروڑوں کے مالک ہوتے اگر انہوں نے کبھی کسی امیر اور بادشاہ کے آگے سر تسلیم خم نہ کیا۔ وہ اہل ایمان اور دین پرور طبقہ کے لئے سرمایۂ افتخار تھے۔ آپ اہل علم و تقویٰ کے لئے وجہ بے قرار اور علماء کے گلے کا ہار تھے۔ اسلام پر سو جان نثار، تکلفات سے بے زار اور اسلاف کے طریقہ کار کے علمبردار تھے۔ الغرض وہ عالم اسلام میں اس صدی کی عظیم ترین شخصیتوں میں سر فہرست تھے

بقیہ: مفتی صاحبؒ کی تقریر

تیرے پیٹ میں بچہ ہے تو کہا کہ بچہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بچہ سنگسار سے مر جائے گا۔ جاؤ جب یہ بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے بعد تم کو سنگسار کریں گے۔ جاؤ گھر بیٹھ جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قید نہیں کیا اس کو تھانے نہیں بھیجا بلکہ فرمایا جاؤ گھر بیٹھ جاؤ۔ جب بچہ پیدا ہوا تو بچہ کو کپڑے میں لپیٹا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ خود موت کے لئے آرہی ہے۔ لیکن صداقت کا زمانہ ہے۔ اس پر گناہوں کا جو بوجھ تھا وہ اس کے ساتھ اللہ کے ہاں نہیں جانا چاہتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو دودھ کون پلائے گا۔ جاؤ جب تک یہ کچھ کھاتا نہیں اور صرف دودھ پیتا ہے تو اس کو دودھ پلاؤ۔ اس عورت نے چھ ماہ میں اپنے بچہ کو روٹی کا عادی بنا دیا۔ اندازہ لگاؤ کہ بچہ چھ ماہ میں کچھ نہیں جانتا اور اس نے اس کو روٹی کا عادی بنا دیا۔ موت کا پتہ بھی ہے اور کتنی جلدی کرتی ہے اور آجکل ہمارے ہاں تو عدالت اگر کسی کو سزائے موت دے تو وہ معاف بھی ہو سکتی ہے۔ تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اس کا باپ تو نہیں اس کا کفیل کون ہوگا۔ ایک صحابی نے کہا اس کا کفیل میں بنتا ہوں۔ اس عورت نے اپنے ہنستے کھیلتے چھ ماہ کے بچے کو کفیل کے حوالے کر دیا اور خود سنگسار ہونے کے لئے کھڑی ہو گئی اور جب سنگسار ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی توبہ اتنی بھاری تھی کہ اگر اس کو سارے مدینہ والوں میں تقسیم کرتے تو تب بھی کم نہ ہو۔ یہ حضورؐ نے اس کو تمغہ عطا فرمایا لیکن ہمارے یہاں جھوٹ بہت زیادہ ہے۔ گواہ جھوٹا وکیل جھوٹا، پولیس افسر جھوٹا؛ اور یہ کیوں ہے کہ اگر جھوٹ نہ بولو تو مقدمہ کوئی جیت بھی نہیں سکتا و اور ہم سچ کیوں بولیں یہاں قانون بھی تو سچا نہیں۔ گواہ جھوٹا مدعی جھوٹا مدعی علیہ جھوٹا اور پولیس افسر بد دیانت اور رشوت خور ہیں تو بتاؤ کہ کس طرح وہاں پر اسلامی قانون کامیاب ہوگا جب ہر شخص بایمانداری سے کام نہیں کرے گا۔

آپ لوگ اس دیار مقدسہ میں رہتے ہیں کم از کم اللہ تعالےٰ سے دعا تو کریں کہ اللہ تعالےٰ پاکستان کو ایسی اسلامی مملکت بنائے جو ساری دُنیا کے لئے ایک نمونہ ہو۔

جاتا ہے یعنی فن کا مرکز علم کا مرکز ثقافت اور تہذیب کا مرکز سمجھا جاتا ہے اور وہاں پر ایک کروڑ کے قریب انسان بستے ہیں، لیکن آپ کو کیا بتاؤں کہ دنیا میں سب سے زیادہ چوریاں، بدمعاشی، بے حیائی، فحاشی لندن میں ہوتی ہے، لیکن ایک شخص مثلاً وہاں پر چوری کرتا ہے مثلاً ایک لاکھ پاؤنڈ چوری ہے جو کہ تقریباً بیس لاکھ روپے بنتے ہیں۔ لیکن وہ اس کی سزا میں جیل میں صرف چھ ماہ قید ہوتا ہے اور چھ ماہ میں روٹی، کپڑا اور مکان جیل والوں کے ذمہ ہے۔ وہ خود اس سے فارغ ہے اور چھ ماہ قید میں گذارنے کے بعد جب گھر آتا ہے تو اور سزا میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے مثلاً سزا بھی چار ماہ ہو جائے تو وہ کہے گا کہ میں نے چار ماہ آرام سے گزارے اور بیس لاکھ روپے بھی کما لئے، اور اگر میں ملازمت کرتا، مزدوری کرتا تو میں بیس ہزار روپے بھی نہیں کما سکتا تھا اور یہ تو میں نے بیس لاکھ روپے کما لئے ہیں۔ یہ سودا بڑے فائدے کا سودا ہے، خسارے کا سودا نہیں تو پھر وہ لازماً ایک دوسری چوری کی تیاری کرے گا تو غیر اسلامی سزائیں تو جرائم کی ترغیب کا ذریعہ ہیں نہ کہ ختم کرنے کا، اصل میں سزا اس لئے قائم کی ہے کہ سزا میں حکمت ہے انسداد جرم کی۔ تو اسلامی سزاؤں میں انسداد جرم ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے میں باہر سے یہاں پر حج یا عمرہ کرنے کے لئے آتا ہوں تو یہاں پر رہتے ہوئے میں کبھی کسی کا ہاتھ کٹا ہوا تو نہیں دیکھتا اور پاکستان میں لوگ کہتے ہیں کہ یہاں پر اگر لوگوں کے ہاتھ کٹنے لگ گئے تو مزدور پھر کہاں سے لائیں گے اور کارخانوں میں کون کام کرے گا اور پاکستان ٹنڈوں کا ملک بن جائے گا لیکن اس شخص کا ہاتھ ضرور کاٹنا چاہیئے جس کا ہاتھ اتنا لمبا ہو جائے کہ دوسرے مسلمان کے گھر تک اس کا ہاتھ پہنچ جائے، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے تو توازن قائم ہو گا اور

میں نے سعودیہ میں کبھی ٹنڈوں کی جماعت نہیں دیکھی اور نہ حرم میں کوئی ٹنڈا دیکھا۔ حالانکہ وہاں پر لوگوں کی بھیڑ ہوتی ہے اور عملاً بھی یہاں پر دوکاندار دکان کھلی چھوڑ کر نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ کاریں رات کو بازاروں میں گلیوں میں کھڑی کر دیتے ہیں کسی مکان میں گیراج بھی نہیں ہے۔ اب حج میں یہاں پر کتنا رش ہوتا ہے لیکن لوگ دوکانوں کے سامنے کپڑے باندھ کر چلے جاتے ہیں تو یہ سب اسلامی قانون کا نتیجہ ہے اور ہم آج یہ بات فخر سے کہتے ہیں کہ اگر آج سعودیہ میں ایک نوجوان عورت زیورات سے لدی ہوئی ہو اور سعودیہ کے ایک کنارے سے چلتی ہے دوسرے کنارے تک اور صحراؤں میں شہروں میں چلتی ہے لیکن اس پر کوئی ہاتھ ڈالنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔ یہ سب اسلامی قانون کا نتیجہ ہے۔ اب اسوقت ساری دنیا میں سعودیہ واحد ملک ہے جرائم کی کمی کے لحاظ سے اور یہ اسلامی قانون نافذ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اب ہم اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا تو دوسرے آدمی کو کہہ سکتے ہیں کہ بھائی ہمارے ملک میں تو اتنے مقدمے درج ہوئے اور آپ کے ملک میں کتنے درج ہوئے۔ تو جرائم کا سدباب سزاؤں میں سختی کی وجہ سے ہوتا ہے اور اسلام یہ نہیں چاہتا کہ کسی کو زبردستی سزا دی جاتی۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مدینہ طیبہ میں دس سال میں صرف ایک ہاتھ کٹا وہ ایک عورت تھی، بنو مخزوم کے قبیلہ کی اور قریش کے خاندان کی ایک معزز عورت تھی۔ اس نے چوری کی۔ چوری ثابت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اور یہ اسلام میں پہلا واقعہ تھا تو صحابہ کرامؓ کو معلوم نہیں تھا کہ حدود میں سفارش نہیں چلتی اور اللہ کے پیغمبر کو بھی اللہ کی حد کو رد کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ چنانچہ بنی مخزوم کے قبیلہ کے لوگوں نے اکٹھے ہو کر حضرت اسامہ بن زیدؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارش کے لئے بھیجا اور اسامہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت بڑے معتمد میں سے تھے اور زید بن حارثؓ کے بیٹے تھے جن کو لوگ زید بن محمد کہتے تھے۔ اتنا قرب تھا ان کا حضورؐ سے، لیکن جب انہوں نے سفارش کی تو فغضب رسول اللہ وقال یا اسامہ اتشفع فی حد من حدود اللہ والذی نفسی بیدہ لو سرقت فاطمہ بنت محمد لقطعنا یدھا تو حضورؐ غضبناک ہوئے اور فرمایا اے اسامہ تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے۔ قسم ہے اس رب کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹتا۔

اور یہ ایک واقعہ ہے اس طرح اسلام کسی زانی کو زبردستی سنگسار نہیں کرنا چاہتا، لیکن مجرم کو شک وشبہ کا فائدہ نقصان پہنچاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنی تمہاری طاقت ہو تو حدود کو دفع کرو اور ختم کرتے جاؤ اور حضورؐ کے عہد میں صرف دو سنگسار کے کیس آئے۔ ایک حضرت ماعزؓ کا اور ایک غامدیہ کی ایک عورت کا واقعہ ہے اور یہ دونوں اپنے اقرار سے ہوئے گواہوں سے نہیں اور زنا کا کیس آج تک چودہ سو سال سے اسلامی ادوار میں گواہوں سے ثابت نہیں ہوا یہ ناممکن ہے۔ چار گواہ کیسے مل سکتے ہیں اور نکاح کے ثبوت کے لئے شریعت جتنے گواہ مانگتی ہے اتنے مل سکتے ہیں۔ نکاح کی تقریب میں شرکت کرنے والے گواہ بن جائیں گے، لیکن زنا کے لئے چار گواہ مقرر کر دیے تاکہ جرم کا ثبوت سخت ہو اور سزا کے نفاذ سے فائدہ بھی پہنچتا ہو۔

تو غامدیہ عورت نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اقرار کیا۔ آپؐ نے ٹالا لیکن وہ نہیں ٹلی۔ حضور صلی اللہ نے فرمایا کہ

باقی صفحہ ۱ پر

لازوال یادیں

نیاز محمد قریشی
گوجرانوالہ

مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کو ایک سال بیت چکا ہے، مگر ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ شاید آج ہی وفات ہوئی ہے دل آج بھی رو رہا ہے۔ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کا دور ایک بڑے اور شدید ٹکراؤ کا دور تھا۔ انہیں وقت کے ارباب حل وعقد کے منفی کردار وعمل سے ٹکرانا پڑا۔ بیک وقت کئی محاذوں پر لڑنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ مولانا مفتی محمودؒ نے وہ مشکل کام کر دکھایا۔ حال ہی کی بات ہے وہ تحریک آنکھوں کے سامنے گھوم رہی ہے جسے تحریک نظام مصطفٰے کا نام دیا گیا تھا۔ مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت میں اٹھی، پروان چڑھی اور منطقی نتیجہ پر پہنچی۔ اگرچہ تحریک نظام مصطفٰے سے کما حقہٗ فائدہ حاصل نہیں ہو سکا جس کی توقع تھی۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی راہنمائی میں مثبت فکر والے اصحاب نے تحریک اٹھائی کہ پاکستان میں اسلام کے سوا کوئی نظام نہیں چل سکتا جسے منفی مکتبۂ فکر والوں نے ناکام کرنے کی سر توڑ کوششیں کیں، مگر وہ اس میں ناکام ہو گئے۔ کامیابی حق کی طرف بلانے والوں کو نصیب ہوئی۔ آج ہر ایک اسلام اسلام کہہ رہا ہے اور موضوع بحث یہی بات ہے کہ اسلامی نظام کے سوا کوئی نظام قبول نہیں کیا جائیگا۔ کیا یہ کم کامیابی ہے؟

مولانا مفتی محمود علیہ الرحمۃ نے اپنی وزارت کے دور میں صوبہ سرحد میں جو کام کئے وہ بے مثال ہیں۔ ان کے پیش نظر فقط اسلام تھا۔ انہوں نے مرکز کی شدید مخالفت کے باوجود ان اعمال پر پابندی لگا دی جو اسلام کے نزدیک ممنوع ہیں۔ ان جرأتمندانہ اقدامات نے دوسرے صوبوں کے عوام میں حوصلہ پیدا کیا کہ اپنے صوبوں سے مطالبہ کریں کہ صوبہ سرحد کی طرح اسلام کی طرف پیش رفت کی جائے۔ وزارت کے بعد تحریک نظام مصطفٰے کے آخری مراحل میں مفتی صاحب علیہ رحمۃ نے جس حوصلے اور جرأت سے کام لیا، نتیجتہً ظلم وبربریت کا دور ختم ہوا اور ایک نئے دور کا آغاز ہو گیا۔ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے سپاہی تھے۔ انہیں ہر دور میں مخالفت اور جدوجہد کے کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا، مگر ایک لمحہ کے لئے بھی مولانا مفتی محمودؒ نہ رکے اور نہ جھکے ؎

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

انہوں نے کئی تقریریں کی ہیں۔ کئی اہم جلسوں پر لاکھوں انسانوں سے خطاب کیا ہے بڑے بڑے لوگوں سے مذاکرات کئے ہیں۔ مخالف بھی معترف ہیں کہ ان میں تینوں خصوصیات بدرجہ اتم موجود تھیں۔ انہیں قومی اتحاد کا میر کارواں یونہی نہیں بنایا گیا تھا۔ (کالعدم) قومی اتحاد جب آمر کے خلاف میدان کارزار میں اترا تھا، اس آمر نے بھی تسلیم کیا کہ مفتی محمود نہ ہوتے تو نہ اتحاد ہوتا اور نہ تحریک چلتی۔

سکولوں اور کالجوں کے طلبہ مخصوص نظریہ تعلیم اور انگریزوں کے بنائے ہوئے طریقہ تعلیم کی وجہ سے مذہب بیزار اور علماء کے دشمن تھے۔ ان کی سوچوں میں تبدیلی لانا آسان کام نہیں تھا۔ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی جدوجہد سے پاکستان کے طلبہ اسلام سے محبت کرنے والے اور علمائے حق کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والے بن گئے اور انہوں نے اسلامی نظام تعلیم کے لئے جو قربانیاں دیں وہ تاریخ کا حصہ ہے۔ آج ملک بھر میں طلبہ اسلام کے لاکھوں کارکنوں نے فرنگی نظام تعلیم کے خلاف علم بغاوت بلند کر رکھا ہے اور اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ کے لئے سرگرم ہیں۔

مولانا مفتی محمودؒ کی سعی سے مدارس اور سکولوں، کالجوں کے طلبہ دوش بدوش کام کر رہے ہیں۔ ان میں نہ احساس برتری ہے نہ کمتری۔ ان کا رویہ معذرت خواہانہ بھی نہیں ہے۔ اس طرح مفتی صاحبؒ نے تین نسلوں کی راہنمائی کی ہے۔ مرحوم مولانا مفتی محمود کی جدوجہد کی وجہ سے پاکستان کے مسلم ممالک خصوصاً عرب ممالک کے ساتھ روحانی روابط قائم ہو چکے ہیں۔ افغانستان کے مجاہدین کا مولانا مفتی محمود صاحبؒ نے لوگرم کر رکھا تھا۔ انہوں نے ایک بڑی طاقت کو جو دندان شکن جوابات دیے ہیں وہ تاریخ حرب میں ایک درخشاں مثال رکھتے ہیں۔ مفتی محمود صاحب اگرچہ جمعیۃ علماء اسلام کے صدر یا امیر نہیں تھے، مگر انہوں نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں جو کسی اور سربراہ نے نہیں دیئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کالعدم ہونے کے بعد نظام العلماء کے پلیٹ فارم سے انہوں نے خدمات جاری رکھیں۔ ہم جمعیۃ طلبہ اسلام عہد کرتے ہیں کہ ان کے مشن کو جاری رکھیں گے انشاء اللہ العزیز

ترجمان میں
اشتہارات
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشرف علی قریشی
جامعہ اشرفیہ، پشاور

مولانا مفتی محمود علیہ الرحمۃ ۔۔۔ چند یادداشتیں

پندرھویں صدی ہجری کا استقبال ہم نے ایسے حالات میں کیا کہ ملک و ملت کی برگزیدہ شخصیات اُمت مرحومہ کو داغِ مفارقت دے چکی ہیں۔ ان ہی شخصیات میں عالم اسلام کے عظیم فرزند اور پاکستان میں تحریک اسلامی کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ بھی ہیں۔ وہ اپنی ذات میں ایک تحریک اور ادارہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی ساری زندگی اسلام کی خدمت میں گذری۔ ظاہر ہے کہ ایسی ہمہ صفات شخصیات کا سایہ امت کے سر سے اٹھ جانا ایک عظیم سانحہ ہے جس کا تحمل اس نازک دور میں کسی طرح امتِ مرحومہ کے بس میں نہیں۔ ہر طرف سے کفر و الحاد کے بادل اس ملک پر چھائے ہوئے ہیں۔ اندھیرا نورانیت پر غالب آ جانا چاہتا ہے۔ ایسے حالات میں ان بندگانِ خدا کی ضرورت کا احساس کتنا اشد ہے۔

کیا مسلمانوں کے اس عظیم المرتبت قائد کی نظیر پیش کی جا سکتی ہے جس نے ساری زندگی اسلام دشمنوں کا پردہ چاک کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جو لشکرِ کفر کے لئے بنیان مرصوص کی حیثیت رکھتے! جو کبھی باطل کے سامنے نہ جھکے۔ اگرچہ ان کا زمانہ سیاست اتنا طویل نہ تھا مگر جب سے انہوں نے اپنے سفر کا آغاز کیا تو وہ اپنی دیانت، فراست، تدبر اور سچائی کے سبب بہت ہی جلد ملک کے افق پر چاند کی طرح روشن ہو گئے۔

ناچیز کے ساتھ ان کو بڑی محبت تھی۔ ویسے بھی وہ مزاج میں بڑی بشاشت رکھنے والے تھے۔ ان کی مجلس میں طنز و مزاح کی باتوں کا دور جب شروع ہو جاتا تو اس سے ساری مجلس لطف اندوز ہوتی۔ ہر ایک کے ساتھ تعلق تھا گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ارشاد گرامی من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ چھوٹوں سے انتہائی شفقت اور محبت اور خلوص کا برتاؤ کرتے اور بڑوں کا بڑا احترام فرمایا کرتے۔ سابقہ حکومت کے خلاف جب تحریک کا آغاز قومی اتحاد کی شکل میں شروع ہوا تو مفتی صاحبؒ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے بذریعہ طیارہ پشاور تشریف لائے۔ میں نے قومی اتحاد پشاور کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے ایئرپورٹ پر حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے استقبال کا پروگرام ترتیب دیا جس میں تمام پارٹیوں کے مقامی رہنماؤں کو مطلع کیا گیا۔ ایئرپورٹ پر کافی ہجوم تھا۔ عوام کو ان کی ذات سے بڑی محبت تھی۔ وہ ان کی امنگوں کے امین تھے۔ تحریک احیائے اسلامی کے لئے ان کی امیدوں کا واحد سہارا تھے۔ اس لئے ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ میں آگے بڑھ کر اپنے محبوب قائد کی دست بوسی کی سعادت حاصل کر لوں۔ ناچیز نے اس خیال سے کہ ہم تو ہر وقت مفتی صاحبؒ سے ملتے ہی رہتے ہیں، ان حضرات کو جی بھر کر ملنے کا موقع دیا جائے لہٰذا میں نے مصافحہ پر اکتفی کرنا چاہا تو ہاتھ آگے کر دیئے۔ مفتی صاحبؒ فرمانے لگے کیا وجہ ہے آج معانقہ نہیں کرتے اور گلے سے لگا لیا۔ باوجود کثرت ہجوم کے بڑی دیر تک گلے سے لگائے رکھا۔ اس لئے جماعت میں ان کی حیثیت ایک قائد کے ساتھ ساتھ ایک مشفق اور شفیق روحانی باپ کی بھی تھی۔

سابقہ حکومت میں جب آمریت کے خلاف تحریک شروع ہوئی تو سب سے پہلے انہوں نے ہمارے جامعہ اشرفیہ مسجد مہابت خان سے تحریک کا آغاز کیا۔ ان دنوں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔ ہر قسم کے جلوس اور اجتماعات پر مکمل پابندی تھی۔ مگر مفتی صاحبؒ نے اسے اس انداز سے توڑا کہ سارے ملک میں بیداری کی لہر دوڑ گئی اور عوام کے حوصلوں کو اتنا بلند کیا کہ ہر ایک اپنے لئے اس میں راحت سمجھنے لگا کہ وہ اس تحریک میں شامل ہو کر نظام مصطفےٰ کے لئے کام کرے۔ جس دن یہ اعلان ہوا کہ حضرت مفتی صاحبؒ مسجد مہابت خان سے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس کی قیادت کریں گے تو حکومت ہل گئی حکومت کے بڑے انتظامات کے باوجود اس کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہی اور عوام کا ایک سیلاب حضرت مفتی صاحبؒ کے گرد جمع ہو گیا۔ نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ موصوف بڑے ہی بردبار تھے۔ باوجود تکلیف کے ذرا بھر ان کی پیشانی پر بل تک نہ آیا۔ چوک یادگار پر جلوس کے اختتام پر تحریک احیائے اسلامی کے عظیم قائد نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے پھر ان کلمات کو دہرایا کہ نظام اسلام نافذ ہونے تک ہماری تحریک جاری رہے گی اور اس راستے میں جس نے کبھی اڑے ہونے کی کوشش کی وہ خس و خاشاک کی طرح بہہ جائیں گے۔ کلمات ختم ہوتے ہی گستر

جہاں زیب خان اور دیگر صوبائی حکام نے موصوف سے کہا کہ آپ کی گرفتاری کا آرڈر ہو چکا ہے ہول نا زبانی کرنے والے یعنی جلوس کی قیادت کرنے والے پولیس کی نگرانی میں ہیں۔ آپ ذرا ٹھہر جائیں کہ عوام منتشر ہو جائیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے ساتھ ناچیز کے علاوہ جناب مولانا بنوری صاحب، جناب قاضی حسین احمد صاحب کو ڈرینگ ریسٹ ہاؤس میں لے جایا گیا۔ رہا ہونے کے بعد پھر موصوف کو گرفتار کر کے ہری پور جیل میں رکھا گیا اور کافی عرصہ تک وہ ہری پور جیل میں رہے۔ تحریک اپنے شباب پر تھی اور سارے ملک میں احتجاجی اجتماعات ہو رہے تھے۔ ہر طرف آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے اور ایک ہی مطالبہ تھا کہ اس ملک میں اسلام کے نظامِ رحمت کو نافذ کیا جائے اور یہی تحریک حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنے پیروکاروں کو دی تھی۔ ایسے لوگ جو حکام کے آلہ کار بنے ہوئے تھے مجھے بڑی اچھی طرح یاد ہے کہ جب حضرت مفتی صاحبؒ کے سامنے ان حضرات کا تذکرہ کیا گیا تو موصوف بڑے دردناک الفاظ میں فرمانے لگے کہ کتنا افسوس ہے ان حضرات پر کہ جیل کی آہنی سلاخوں سے چھپنا چاہتے ہیں۔ فرماتے کہ مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے جب میں اتنی بے حسی کی باتیں سنتا ہوں۔ ۹ مئی ۱۹۷۷ء کو پاکستان قومی اتحاد کے زیر اہتمام چوک یادگار میں ایک عظیم الشان جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں ناچیز کی تقریر تھی۔ تقریر کے فوراً بعد مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس سے ایک دن پہلے میں نے خیبر ایجنسی میں مشہور قبائلی سردار ملک عبدالولی خان کی زیر صدارت قبائلیوں کے بہت بڑے مسلح جرگے سے خطاب کیا تھا۔ گورنر نے بہت دباؤ ڈالا کہ میری شرکت نہ ہو سکے اور دیگر مقررین کو نہ جانے پر آمادہ کر لیا گیا تھا مگر میں نے کہا کہ میں ہر صورت میں اس جلسہ میں شریک ہوں گا۔ اصل ما[illegible] انتظامیہ کو اس سے تھا۔ بہرحال جب ناچیز ہری پور جیل پہنچا تو اس سے دو دن پہلے حضرت مفتی صاحبؒ کو رہا کر دیا گیا تھا مگر مجھے اس احاطہ میں رکھا گیا جس میں موصوف تھے۔ ان کی وجہ سے ہری پور جیل علم و عرفان کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حدیث شریف کا درس روزانہ ہوا کرتا تھا۔ جیل کے جتنے قیدی تھے وہ سب موصوف سے بڑا علمی استفادہ کرتے رہے۔ یعنی یوں سمجھ لیجئے کہ ان کی زندگی ساری امت کے لئے رحمت تھی۔ باہر بھی دین کا کام اور جیل کے اندر بھی تعلیم دین اور اصلاح خلق اور رشد و ہدایت کا فیضان برابر تقسیم کرتے رہے۔ ان کے وسیع علمی اور دینی مطالعہ سے جیل کے اندر کے اصحاب علم و فضل بھی استفادہ کرتے رہے۔ جیل میں اخلاقی قیدیوں کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں کتنا اچھا موقع عطا فرمایا۔ سنت یوسفیؑ کی ادائیگی میں انہوں نے ذرا برابر احساس ذمہ داری سے پہلو تہی نہیں برتی۔ جیل کے اندر ان کی حیثیت تمام قیدیوں کے لئے ایک مشفق باپ کی طرح تھی اور ان کی رہائی سے ساری جیل اداس تھی۔ ناچیز کی رہائی کے بعد اسلام آباد میں ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے۔ آپ نے بھی چلہ پورا کر لیا۔ ان کی زندگی کے ہر پہلو پر اگر غور کیا جائے تو اس میں آپ کو اخلاص و للہیت کے صدہا پہلو پوشیدہ نظر آئیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے وقت معین ہے جس میں کوئی ذرا برابر بھی کمی و بیشی ممکن نہیں ہے، مگر اس موجودہ نازک حالات میں ان کی ذات بابرکات کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے جن میں ساری خوبیاں یکجا کر دی گئی تھیں۔ اب ایسے حضرات کا دنیا سے رخصت ہو جانا بلاریب امت مرحومہ کے لئے کسی طرح بھی نیک فال نہیں ہے۔ اس ملک کی حفاظت وہ اس طریق سے کرنا چاہتے تھے کہ یہاں پر اسلام کا نظام عدل نافذ ہو جائے تو اس کی بقا کی ضمانت مل سکتی ہے مگر یہ مشکل ہے۔ اس دور میں جبکہ حکمران کسی طرح بھی اسلام کے ان ابدی اصولوں سے ناواقفیت کی بنیاد پر اسلام کے نفاذ کی اہلیت نہیں رکھتے۔ آخری دنوں میں بھی ان کی یہ تگ و دو اس لئے تھی کہ یہاں پر اسلام کے لئے کام کیا جائے۔ ساری قوم کی نظریں ان پر ہی تھیں کہ وہ ہی ایک مرد انقلاب اس ملک میں صحیح معنوں میں اسلامی انقلاب لا سکتے ہیں اور اگر حکمران کوئی اسلام کی بات کرتے بھی تھے تو یہ ان کی ہی ہیبت و جلال کا اثر تھا کہ حکمران ان سے خائف تھے اور انہوں نے آخری لمحات میں بھی اسلامی احکامات پر بحث کرتے ہوئے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کی۔ اب ان کے عقیدتمندوں کے لئے بہت بڑی آزمائش اور ذمہ داری کا مقام ہے کہ وہ اس نازک حالات میں کس طرح اپنے مرحوم قائد کے مشن کو آگے بڑھانے کی سعی کرتے ہیں۔ بلاریب موصوف کے چھوڑے ہوئے مشن کے لئے سعی کرنا یہ ہے کہ اس ملک میں اسلامی نظام حیات کا انقلاب برپا کیا جائے اور اس راستے میں ہر ایک تکلیف و مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے موصوف کی روح کے لئے تسکین کا سبب بنیں۔ حضرت مفتی رحمۃ اللہ علیہ کے تیس سالہ زندگی کا ہر لمحہ اس ملک میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کے لئے گزرا اور موصوف نے اس راستے میں ہر قسم کی تکالیف و مصائب کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ اپنی ساری زندگی میں نہ کسی کے آگے جھکے اور نہ ہی بکے۔ اصول پر کبھی انہوں نے سمجھوتہ نہیں کیا۔ ہر ایک باطل کا سرنگوں کرنے کے لئے موصوف نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ بڑے سے بڑے منصب کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی اور اصول کی خاطر وزارت کو ٹھکرا دیا۔ یعنی وہ اس د

(باقی ص ۶ پر)

محمد یعقوب شیخ

مشعل راہ

۱۵ اکتوبر کو پاک فضائیہ کا خاص طیارہ مولانا مفتی محمود کی میت لے کر ملتان ڈیرہ اسمٰعیل خان ہوتا ہوا عبدالخیل پہنچا تو ہزاروں عقیدتمندوں نے آنسوؤں اور سسکیوں کے ساتھ اپنے محبوب لیڈر کے جسد خاکی کا استقبال کیا۔ ساڑھے چار بجے مفتی صاحب کے بڑے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن نے نماز جنازہ پڑھائی اور پانچ بجے اس بطل جلیل کی میت کو لحد میں اتارا گیا۔

مولانا مفتی محمودؒ ایک بلند پایہ عالم اور باوقار سیاستدان تھے۔ انہوں نے قوم کو بے مثال قیادت فراہم کی اور عظیم عوامی تحریک کو کامیابی سے چلایا۔ انہوں نے اپنی عمر درس و تدریس اور اسلام کی تبلیغ اور نفاذ کے لئے وقف رکھی۔ موصوف مولانا حسین احمد مدنیؒ کے نظریات کے پیروکار تھے تخلیق پاکستان کے بعد انہوں نے اس نئی مملکت کے استحکام اور فلاح و بہبود کے لئے بھرپور کردار انجام دیا — انہوں نے سادہ زندگی گذاری۔ اس بے مثال جذبہ اور قربانی نے ان کے گرد ایسے محب وطن کارکنوں کو اکٹھا کر دیا تھا جو ان ہی کی طرح اپنے سیاسی اور دینی مقاصد کے حصول کے لئے قربانی کے جذبہ سے سرشار تھے۔ سیاست میں اختلاف فطری امر ہے لیکن مفتی محمودؒ سب کو ساتھ لے کر چلے۔ مذہبی اور سیکولر نظام کے داعی ان کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے۔ صوبہ سرحد میں نیپ سے جو اتحاد کیا۔ اس کا مرکزی نکتہ نفاذ اسلام کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔ اس طرح انہوں نے ایک سیکولر نظریات رکھنے والی جماعت کو اسلام کے بنیادی مقاصد کے لئے استعمال کیا۔ وہ وزیراعلیٰ بنے تو سب سے پہلا حکم شراب بند کرنے کا جاری کیا۔ انہوں نے اردو کو صوبہ سرحد کی سرکاری زبان قرار دیا۔ مغربی لباس کو ترک کرنے کا حکم صادر کیا۔ ایک کلرک سے لے کر گورنر تک قومی لباس پہن کر دفتروں میں آتے تھے۔ انہوں نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ روک دیا اور لوگوں کو ہر طرح کی آزادی تحریر و تقریر دی۔ وہ لوگوں کی شکایات سنتے تھے اور خود ہی ازالہ کراتے۔ انہوں نے مسند اقتدار پر بھی درویشانہ زندگی بسر کی۔ وہ سادہ بستر کو نرم صوفوں پر ترجیح دیتے۔ وہ زمین پر بلا تکلف بیٹھ جاتے اور بحیثیت وزیراعلیٰ احکامات جاری کرتے۔ اکثر نماز عصر کے بعد مصلے پر بیٹھ کر لوگوں سے شکایات سماعت کرتے۔

مفتی محمودؒ ولی اللہ کے کارواں کا عظیم سپاہی تھا جو عصائے کلیمی لے کر میدان سیاست میں آیا۔ انہوں نے مزدوروں اور کسانوں کے حق میں تقریریں کیں۔ ان کو اسلامی حقوق بتائے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ غیر آباد زمین کو آباد کرنے والا شرعاً اس کا مالک ہوتا۔ مزارعت کو امام ابوحنیفہؒ کے مسلک سے حرام قرار دیتے۔ ۱۹۷۰ء میں پنجاب کے ممتاز مزدور رہنما کے ساتھ انہوں نے معاہدہ کیا تو بڑے بڑے علماء فتوئی لے کر ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، مگر وہ ڈٹے رہے اور مزدوروں کسانوں کے حقوق کے لئے جنگ لڑتے رہے۔ ان کے افکار زندہ ہیں، کردار زندہ ہے جو ایک روشن مشعل راہ اور مینارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سیاست میں برق قاطع بن کر چمکے اور طاغوتی قوتوں کو راکھ کا ڈھیر بنا کر چھوڑا۔ حق مغفرت کرے۔

حجاج بن یوسفؒ اور بحث

مولانا قاضی محمد شمس الدین ہزاروی خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسفؒ کے بارے میں عبدالحفیظ کا مضمون پڑھا اور ساتھ ساتھ دیگر مضامین بھی مطالعہ میں آئے لیکن موصوف حجاج بن یوسفؒ سے نہ تو عبدالحفیظ نے انصاف کیا اور نہ کسی اور صاحب ہی نے۔ حافظ ریاض احمد کا مضمون تو خلافت و ملوکیت کا چربہ تھا۔

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر
کا حوالہ ضرور دیں
منتظم ظہیر علی

تعارف وتبصرہ — مدیر معارف کے قلم سے

"تیس پروانے شمع رسالت کے"

مصنف : طالب ہاشمی۔
ضخامت : ۵۱۲ صفحات
قیمت : ۴۰/- روپے
ناشر : مکتبہ چراغ اسلام
اردو بازار لاہور

زیر تبصرہ کتاب جناب طالب ہاشمی کی تحقیق انیق کا نتیجہ ہے۔ موصوف کی اس سے قبل تذکار صحابیاتؓ، خیرالبشرؐ کے چالیس جاں نثار، سیرت حضرت ابو ایوب انصاریؓ۔ سیرت حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ۔ سیرت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ سلطان نورالدین محمود زنگیؒ۔ سلطان ملک شاہ سلجوقی۔ الملک الظاہر بیبرس حکایات صوفیہ۔ حکایات سعدیؒ۔ حکایات رومیؒ۔ ارشادات دانائے کرینؐ کے علاوہ کئی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ان کے علاوہ رحمت دارینؐ کے سو شیدائی اور یعقوب المنصور زیر طبع ہیں۔

کتاب ہذا میں ان تیس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مفصل تذکرہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمہ وقت رہے۔ کرشمے دکھلانے میں اسلام کی سربلندی کے لئے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے کے لئے تیار رہتے تھے۔ ان کی عظمت اور سربلندی محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے تھی اور رہتی دنیا تک رہے گی۔

جناب طالب ہاشمی اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ انہوں نے حوالوں کے لئے عربی کتابوں کے اردو ترجموں سے کام لینے کے بجائے اصل عربی تواریخ سے مدد لی ہے اور حسب نسب کے سلسلے میں کافی احتیاط سے کام لیا ہے اور کہیں بھی قاری کو تشنہ نہیں چھوڑا۔ صحابہ کرامؓ کے حالات وواقعات رقم کرنے کی یہ سعادت جو موصوف کے حصے میں آئی ہے میں سمجھتا ہوں کردہ نعمت سے کم نہیں ہے۔ اختلافی روایتیں لیتے وقت انصاف وتاریخ شناسی کا ثبوت دیا ہے۔

ہر صحابیؓ کے حالات مختلف حصّوں میں نہایت دلچسپ اور اچھوتے انداز اور سلیس زبان میں ہیں۔ لفاظی ولغویات کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ موصوف کی دیگر کتابیں بھی شاہکار ہیں۔ انہوں نے اب تک جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ اس کا حق ادا کیا ہے۔ ان کی کسی تصنیف میں قاری کو قلم بھٹکتا محسوس نہیں ہوتا۔

دور حاضر میں جبکہ جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے ہیں۔ ایک طبقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کردار کشی میں معروف ہے، ان کی یہ کاوش بہت اہمیت رکھتی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل فرداً فرداً کسی نہ کسی صحابیؓ کا تذکرہ پڑھنے میں آتا رہتا تھا، لیکن جامعیت اور تاریخیت نہیں ملتی تھی۔ یہ کمی ہاشمی صاحب نے پوری کر دی۔

مقدمہ حضرت ماہر القادری مرحوم ومغفور نے لکھا ہے۔ مرحوم نے ہاشمی صاحب کی قلمی صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی ابتدائی تصنیفی زندگی کے بارے میں بتایا ہے۔ کتابت وطباعت عمدہ ہے، کتاب مجلد ہے اور حسین ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس طفیل صاحب کتاب طالب ہاشمی کی قلمی صلاحیتوں میں اضافہ فرما۔

—•—•—

نام کتاب اسلام کا نظام قضاء
مصنف مولانا محمد یوسف صاحب قریشی
صفحات ۷۲
قیمت ۵/- روپے
ملنے کا پتہ : موتمر المصنفین جامعہ اشرفیہ
علامہ عبدالودود قریشی روڈ
پشاور

مولانا محمد یوسف صاحب قریشی کسی لمبے چوڑے تعارف کے محتاج نہیں۔ موصوف کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور وفاقی شرعی عدالت کے فقہی امور کے مشیر ہیں۔ گذشتہ تین چار برسوں میں اسلام کے نفاذ کی جو رو چلی تھی وہ بدستور رد ہے کیونکہ فی الحال چند شرعی احکام پر ہی عملدرآمد ہو سکا ہے، جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام نظام شریعت میں اس کی تنفیذ ہو۔ اس سلسلے میں نظام قضا میں بھی شرعی قوانین کا عمل دخل ضروری ہے۔ حکومت نے اس کی شروعات کے طور پر وفاقی شرعی عدالت کی تشکیل کی ہے۔ اس نے کئی فیصلے بھی کئے لیکن ہنوز کارکردگی قابل تعریف نہیں ہے۔ زیر تبصرہ کتابچہ میں مولانا نے اسی اعتبار سے اسلام کے نظام قضاء کی وضاحت کی ہے اور اسلامی دور حکومت کے ابتدائی سالوں کے فیصلے بھی مختصراً مثالوں کی صورت میں بیان کئے ہیں۔ یہ کتابچہ نوعیت کے اعتبار سے اچھا ہے۔ ججوں، وکیلوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔

جواب طلب امور کے لئے جوابی خط
ضرور ارسال کریں
بصورت دیگر تعمیل نہ ہو گی۔
سید مظہر علی

شہر شہر سے — ترتیب: مدیر معاون

مفتی اعظمؒ کی جدوجہد کو ہر حال میں جاری رکھا جائے گا

قائد مرحوم کے یوم وفات پر اکابرین کے پیغامات

قائد مرحوم مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود قدس سرہ العزیز کے یوم وفات کے موقع پر جماعتی راہنماؤں نے کارکنوں پر زور دیا ہے کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوری حقوق کی بحالی کے لئے قائد مرحوم کے مشن اور جدوجہد کو ہر حال میں جاری رکھیں۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، حضرت مولانا عبید اللہ انور اور حضرت مولانا محمد اجمل خان نے اپنے پیغامات میں کہا ہے کہ مفتی صاحب مرحوم اکابر علماء حق کی جدوجہد کے امین تھے اور یہ جدوجہد جاری رہے گی۔

جامعہ مدنیہ لاہور میں مفتی صاحبؒ کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ اور حضرت مولانا سید حامد میاں نے دعا کرائی۔ ادھر عبدالخیل ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکان میں جمع ہونے والے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے مرحوم کے فرزند اور نظام العلماء پاکستان کے ناظم اول صاحبزادہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ اسلامی نظام کا نفاذ اور جمہوری عمل کی بحالی حضرت مرحوم کے مشن کا بنیادی مقصد تھا اور ہمیں اس مقصد کے حصول کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

معصوم بچی کے قتل کی مذمت

نظام العلماء قمبر کے رہنما اور مدرسہ دارالعلوم الشرعیہ قمبر کے استاد قاری محمد عالم صاحب عباسی کی چار سالہ معصوم بیٹی کو گذشتہ روز نامعلوم ملزمان نے اغوا کرنے کے فوراً بعد چاقو کے پے درپے وار کرکے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جمعیتِ طلبہ اسلام کے مرکزی ناظم ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ اس دردناک واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ ملزمان کو فوراً گرفتار کیا جائے اور ان کو عبرتناک سزا دی جائے۔

مولانا محمد الطاف کو صدمہ

نظام العلماء پاکستان تحصیل حافظ آباد کے امیر اور جامع مسجد حافظ آباد کے خطیب مولانا محمد الطاف کی اہلیہ گذشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائیں آمین۔ ادارہ ترجمان اسلام بھی مولانا موصوف اور ان کے اہل خاندان کے اس غم میں شریک ہے۔

تقسیمِ اسناد

(شیر گڑھ) دارالعلوم عربیہ شیر گڑھ کے شعبہ حفظ و تجوید نے پہلی مرتبہ فارغ التحصیل طلبہ کو اسناد تقسیم کیں۔

یوم سیدنا عثمان ذی النورین منانے کی اپیل

مجلس خدام صحابہ جلال پور پیروالہ کے اراکین نے ہفت روزہ ترجمان اسلام کی وساطت سے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ۱۸ ذی الحجہ کو یوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے موقع پر شایانِ شان پروگرام پیش کئے جائیں اور یوم شہادت پورے احترام کے ساتھ منایا جائے اور عام تعطیل کا اعلان کیا جائے۔

تعلیمی سال کا آغاز

زرگری: جامعہ علوم اسلامیہ زرگری کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالسنان کی اطلاع کے مطابق جامعہ میں تعلیمی سال کا باقاعدہ آغاز ہوگیا ہے۔ امسال جامعہ میں تین صد تک داخلہ درجہ علیا تک ہو چکا ہے جبکہ شعبہ تخصص اور درجہ علیا کے طلبہ کو اطلاع دی گئی ہے کہ وہ عید الاضحیٰ سے قبل داخلہ لینے کے لئے رجوع کریں۔ عید کے بعد کسی بھی درجہ میں داخلہ کی گنجائش نہیں رکھی جاسکتی۔

قراردادِ مذمت

گذشتہ جمعرات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد باغوال میں اہل شہر اور معزز علماء کرام کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد باغوال منعقد ہوا، جس میں چوک جامع مسجد باغوال کے نام کو تبدیل کرانے کے لئے بعض --- لوگوں کی طرف سے غلط طرز عمل --------- کی پُر زور مذمت کی گئی۔ اور قرارداد کے ذریعے متفقہ طور پر طے پایا کہ اس چوک کا مذکورہ بالا نام گذشتہ تیس سال سے چوک جامع مسجد باغوال ہی معروف و مشہور چلا آرہا ہے، لہٰذا اس نام کو تبدیل نہ کیا جائے بلکہ اسے برقرار رکھا جائے۔

ترجمان اسلام میں
اشتہارات
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
ادارہ

دارالعلوم حقانیہ مجلس شوریٰ

کا سالانہ جلسہ اور بجٹ

(اکوڑہ خٹک) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس آج یہاں کتب خانہ کے وسیع ہال میں زیرصدارت جناب الحاج رفیع الدین صاحب جنرل مینیجر آدمجی ملز نوشہرہ منعقد ہوا جس میں ملک کے مختلف حصوں سے دارالعلوم کے سرکردہ ارکان نے بڑی تعداد میں شمولیت کی۔ جناب قاری سعید الرحمان و قاری محمد امین صاحب راولپنڈی کی تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے تمہیدی خطاب فرمایا۔ دارالعلوم کے آغاز تاسیس اسباب و محرکات اور موجودہ ہمہ گیر اثرات، اور فضلائے حقانیہ کے وسیع خدمات کا تذکرہ کیا۔ اجلاس کے آغاز میں اس سال وفات پانے والی اہم علمی و دینی شخصیتوں مولانا مفتی محمودؒ۔ مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد شریف صاحب خیرالمدارس ملتان مولانا امین الحق طور و دارالعلوم کے مدرس مولانا محمد علی صاحب اور رکن مجلس شوریٰ مولانا ولایت شاہ کاکاخیل کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اس کے بعد مولانا سمیع الحق صاحب نے حضرت شیخ الحدیث کی طرف سے دارالعلوم کی سالانہ آمد و خرچ اور نئے میزانیہ کی تفصیلات پر ایک مسبوط رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ سال ۱۴۰۰ھ میں دارالعلوم کے مختلف تعلیمی و شعبوں پر ۲۱ - ۲۴،۲۰۷، ۸ خرچ ہوئے اور ۴۵ - ۷۰۴، ۹،۶۷ کی آمدنی ہوئی۔ نئے سال کے لئے آپ نے ۵۰ - ۱۲،۹۴،۹۹۳ میزانیہ پیش کیا۔ موجودہ فنڈ کی رو سے اگرچہ اس میں ۴۳ - ۲،۹۵،۳۶۳ خسارا تھا، مگر معاونین کی متوقع آمدنی کے پیش نظر اراکین نے اسے توکل علی اللہ منظور کیا۔ بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے کئی ارکان نے دارالعلوم کے حسابات کی صفائی اور باقاعدگی کو پڑا سراہا۔

اظہار تعزیت

ٹھٹھی نصرتی: ٹھٹھی نصرتی کے علماء کرام جناب مولانا پیر غلام۔ مولانا غلام نبی حافظ ابن امین۔ مولانا تاج الدین نے مدرسہ خیرالمدارس ملتان کے مہتمم مولانا محمد شریف جالندھری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور اسے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔ اور مدرسہ خیرالمدارس ملتان اور دیگر تمام اسلامی اداروں کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔

عیسائی کنبے کا قبول اسلام

(ضلع سانگھڑ)

(کھپرو سندھ) گزشتہ جمعہ کھپرو کی جامع مسجد میں ۸ افراد پر مشتمل ایک کنبے نے مولانا محمد عرفان قادری کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ الحمدللہ عوام نے اس نومسلم کنبہ کی ہر طرح حوصلہ افزائی کی اور ان کے اسلام پر استحکام اور عمل صالح کی توفیق کی دعا کی۔

انتخابی اجلاس

(فیصل آباد) نظام العلماء حلقہ پیپلز کالونی ع۲ کے کارکنوں کا ایک عظیم الشان انتخابی اجلاس زیر صدارت امیر شہر جناب قاری محمد ابراہیم صاحب منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں امیر شہر جناب قاری محمد ابراہیم صاحب نے نظام العلماء کے قیام تعارف اور مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک ایسی جماعت ہے جس کی قیادت و سیادت ہمیشہ سے اہل اللہ کے ہاتھ میں رہی اور اس کا مقصد وحید مملکت پاکستان میں اسلام کے مکمل عادلانہ نظام کے نفاذ کے لئے شب و روز جد و جہد کرنا ہے۔ اس جماعت مقدسہ کے مرحوم قائد حضرت مولانا مفتی محمودؒ کو کون نہیں جانتا کہ وہ آخری سانس تک ترویج و اشاعت دین اسلام کی جد و جہد میں مصروف عمل رہے۔ یہ اللہ والوں، اہل دل اور مجاہدین اسلام کی جماعت ہے۔ ہمارا کام جد و جہد کرنا ہے۔ نتیجہ خداوند قدوس کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے دعا کی اللہ کریم ہم سب کی یہ تڑپ اور جد و جہد قبول فرما کر ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر عبدالقادر حامد صاحب نے اس حلقہ کا انتخاب کرایا جو امیر شہر کی نگرانی میں ہوا۔

انتخاب

سرپرست	مولانا حافظ نور محمد صاحب
صدر	میاں حافظ نور محمد صاحب
نائب صدر اول	چوہدری ظفر احمد صاحب
″ ″ دوم	″ محمد شفیع صاحب
ناظم عمومی	قاری احمد جان صاحب
″ ع۱	حافظ خادم حسین صاحب
″ ع۲	حافظ محمد اکرم صاحب
″ نشر و اشاعت	شہباز علی صاحب
خازن	شاہد اقبال صاحب

سالار محلہ کا تقرر مجلس عاملہ کے اجلاس میں۔ سرپرست حلقہ جناب مولانا حافظ نور محمد صاحب نے دعا فرمائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

چاندیہ پبلک لائبریری

(چوہڑ جمالی سندھ) شاہ بندرا دبی سوسائٹی کے زیر سرپرستی محمد یوسف چاندیہ پبلک لائبریری کی طرف سے مرحوم محمد یوسف کی وفات کا دن جنوری ۸۲ء میں منایا جائے گا اور اس موقع پر مرحوم کی زندگی کے بارے میں ایک کتاب شائع کی جائے گی۔

طلبہ کی سرگرمیاں

ترتیب: ظہیر میر

باطل نظریات کی یلغار کو روکنے کیلئے اپنی کوششیں تیز تر کر دیجئے

ندیم اقبال اعوان ★

مرکزی مجلس عاملہ اور شوریٰ کا مشترکہ اجلاس ۲۴ اکتوبر کو مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں منعقد ہو گا

"باطل نظریات کی یلغار کو روکنے کے لئے اپنی کوششیں تیز تر کر دیجئے" ان خیالات کا اظہار جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جناب ندیم اقبال اعوان نے جمعیۃ طلبہ اسلام ضلع مردان کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سوشلزم کی یلغار کو روکنے کے لئے ہر جماعتی ساتھی پر خصوصاً اور پاکستان کے ہر شہری پر عموماً یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان باطل نظریات کے مقابلہ کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ سوشلزم خالی نعروں اور جذباتی تقریروں سے نہیں رکے گا۔ اس کے لئے عملی طور پر جدوجہد کرنا ہو گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ملک کو باطل نظریات کی یلغار سے روکنے کے لئے جمعیۃ طلبہ اسلام اہم کردار ادا کرے گی۔

اس دو روزہ عظیم الشان کنونشن سے ملک کے جید علماء کرام اور جمعیۃ طلبہ اسلام کے مرکزی اور صوبائی راہنماؤں نے خطاب کیا۔ کنونشن سے حضرت مولانا زاہد الراشدی۔ حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین صاحب، حضرت مولانا علامہ حسن جان حضرت مولانا لطف الرحمٰن، جناب ظہیر میر ناظم عمومی جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان۔ جناب خالد محمود ڈوڈو، مرکزی نائب صدر، مرکزی ناظم جناب یٰسین بٹ، جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم مالیات جناب گل شاہ حنیف سالک۔ جمعیۃ طلبہ اسلام صوبہ پنجاب کے کنوینر جناب میاں ریاض شاہد، جمعیۃ طلبہ اسلام صوبہ سرحد کے صدر جناب نجیم خان۔ جمعیۃ طلبہ اسلام ضلع مردان کے صدر جناب محمد نعیم اور جناب باچا خان نے خطاب کیا۔

پشاور یونیورسٹی میں جلسۂ عام

۲۹ ستمبر کو دس بجے صبح جمعیۃ طلبہ اسلام پشاور یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا جلسۂ عام کی صدارت جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم عمومی جناب ظہیر میر نے کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ طلبہ اسلام صوبہ سرحد کے صدر جناب نجیم خان نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بالتفصیل بیان کئے۔ اس سے پہلے جمعیۃ طلبہ اسلام صوبہ سرحد پشاور یونیورسٹی کے صدر جناب گل شاہ حنیف سالک نے اپنی کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے جناب ظہیر میر نے کہا کہ جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان ہی وہ واحد ملک گیر تنظیم ہے جو انگریز کے پیدا کردہ نظام تعلیم کو یکسر ختم کرنے کے لئے پورے خلوص سے جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ اگر وہ ملک میں اسلامی نظام عدل کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو انہیں جمعیۃ طلبہ اسلام کے پلیٹ فارم پر اپنی جدوجہد تیز کرنی چاہیئے۔ بعد میں معزز مہمان اور دوسرے طلبہ کی چائے سے خاطر تواضع کی گئی۔

دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک (ضلع پشاور)

جمعیۃ طلبہ اسلام حقانیہ اکوڑہ خٹک کے کارکنان کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت جناب نجیم خان صدر جمعیۃ طلبہ اسلام صوبہ سرحد منعقد ہوا۔ انیس الرحمٰن کنوینر دارالعلوم کی طرف سے جناب مظہر الدین نیازی نے

صوبائی صدر کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی صدر جناب نجیم خان نے ساتھیوں سے اپیل کی کہ وہ دینی مدارس کے ماحول سے نکل کر کالجوں اور یونیورسٹیوں کی سطح پر دینِ اسلام کی خدمت سرانجام دیں کیونکہ یہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے ہم لادینی نظریات کا سدِباب کرکے ملک کے نظریاتی بنیادوں کو استحکام بخش سکتے ہیں۔ اجلاس میں سالِ رواں کے لئے انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اتفاقِ رائے سے درج ذیل حضرات منتخب ہوئے:

صدر	جناب زبیر احمد
نائب صدر	شہزادہ
ناظم عمومی	جناب علاؤ الدین
ناظم	جناب کفایت اللہ

ناظم مالیات اور ناظم نشریات دونوں عہدے مجلسِ عاملہ کی صوابدید پر چھوڑ دیئے گئے۔ اجلاس سے مرکزی ناظم مالیات جناب گل شاہ حنیف سالک نے بھی خطاب کیا۔

ضلع لاہور

جمعیۃ طلبہ اسلام ضلع لاہور کی مجلسِ عاملہ کا ایک اجلاس ۱۷؍ اکتوبر بروز ہفتہ، تین بجے سہپر گریسنٹ ہاسٹل میں منعقد ہوگا۔ صدارت عبداللطیف عثمانی کریں گے۔

ضلع سیالکوٹ

جمعیۃ طلبہ اسلام ضلع سیالکوٹ کے ناظم مالیات جناب سلام الحق انجم پسرور کا دورہ کرنے کے بعد ڈسکہ تشریف لائے جہاں

انہوں نے ضلعی ناظم جناب مسعود آصف بھٹی کی رہائش گاہ پر مقامی عاملہ کے اراکین سے ملاقات کی اور تنظیمی صورتِ حال پر اطمینان کا اظہار کیا۔

اجلاس مرکزی مجلسِ عاملہ و شوریٰ

جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ اور شوریٰ کا ایک مشترکہ اجلاس ۲۴؍ اکتوبر ۱۰ بجے صبح مدرسہ نصرت العلوم نزد چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں منعقد ہوگا۔ تمام متعلقہ حضرات کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جن حضرات کو دعوت نامے نہ ملے ہوں وہ اس اعلان کو ہی دعوت نامہ سمجھیں اور بروقت تشریف لائیں۔

گورنمنٹ کالج کرک (کوہاٹ) انتخاب

صدر	محمد نعیم	فورتھ ایئر
نائب صدر	شیر بہار	فورتھ ایئر
ناظم عمومی	عبدالرحیم	فورتھ ایئر
ناظم	گل رحمان	سیکنڈ ایئر
مالیات	زادگل خان	فورتھ ایئر

باہو کوسہ

گذشتہ روز جمعیۃ طلبہ اسلام باہو کوسہ کا ایک اجلاس زیرِ صدارت جناب سعید احمد صاحب قائم مقام صدر باہو کوسہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے مہمانِ خصوصی جناب اصغر علی شاہ، قائم مقام صدر جمعیۃ طلبہ اسلام صوبہ سندھ تھے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب سید اصغر علی شاہ صاحب نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ جمعیۃ طلبہ اسلام کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے جدوجہد کریں۔

ہنگو (ضلع کوہاٹ)

جمعیۃ طلبہ اسلام ہنگو کے کارکنان کا ایک اجلاس زیرِ صدارت جناب شاکر احمد منعقد ہوا۔ اجلاس میں جن مقررین نے خطاب کیا ان میں جناب شہزادہ قریش، عنایت الرحمٰن فاروقی۔ احمد حنیف۔ محمد جاوید اور آخر میں مقامی صدر جناب شاکر احمد نے خطاب کیا۔

اطلاع گمشدگی

میرا لڑکا عزیزم حافظ عبدالمتین عمر ۱۳ سال یکم جولائی ۸۱ء کی شام کو مسجد میں پڑھنے کے لئے گیا، لیکن ابھی تک گھر واپس نہیں آیا۔ جس کسی صاحب کو پتہ چلے تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دیکر مشکور ہونے کا موقع دیں۔ اگر عبدالمتین خود پڑھے تو فوراً گھر پہنچے کیونکہ والدہ سخت بے چین ہے۔ پتہ بتانے والے یا گھر پہنچانے والے صاحب کو مناسب خرچہ اور انعام دیا جائے گا۔

۱۔ منجانب: حاجی محمد رفیق
مسجد مقدس
گلی کھلراں، بازار سید نگری
گوجرانوالہ
فون: ۷۵۶۲۰

۲۔ حاجی طیب شاہین پرنٹ
فون: ۷۲۹۰۱
جی۔ ٹی۔ روڈ۔ گوجرانوالہ

۳۔ حافظ محمد یوسف
۴.۵ فون ۴۳۳۳۳۳
سکول ۳۳۱۱۴۵
گورنمنٹ ہائی سکول، باغبانپورہ، لاہور